سیف اللہ

خالد رض

ابو زید شبلی

مکتبہ جدید

معیار اور حسن

قائم رکھنے والا ادارہ

تاریخ و سوانح کے سلسلے میں چند اور کتابیں پیش کرتا ہے

۱۔ الحسین ○ عمر ابوالنصر ۲/۸

صداقت اور شجاعت ، یقین اور عمل کے علمبردار حسین ابن علی کی شخصیت اور کردار کا تذکرہ ۔

۲۔ الہارون ○ عمر ابوالنصر ۵/-

مسلمانوں کے مشہور ترین شہنشاہ ہارون الرشید اور اس کے عہد کی جامع تاریخ ۔

۳۔ چنگیز خاں ○ ہیرلڈ لیمب ۵/-

روئے زمین کے بادشاہ چنگیز خاں ، کی آتشیں داستان ، ترجمہ عزیز احمد

۴۔ امیر تیمور ○ ہیرلڈ لیمب

لرزندۂ جہاں امیر تیمور کے حالات ، ترجمہ بریگیڈیر گلزار احمد ۔

۵۔ سقراط ○ ڈاکٹر محمد اجمل ۱/۸

دنیا کے عظیم ترین فلسفی ، افلاطون اور ارسطو کے پیش رو سقراط کے حالات و افکار ۔

مکتبہ جدید لاہور

سویرا آرٹ پریس ۔ لاہور

سلسله تاریخ و سوانح

٤

سلسلہ تاریخ و سوانح :

مدیر ✿ حنیف رامے

۱ ۔ الحسین ، شہید اعظم ۔ عمر ابوالنصر
۲ ۔ الهارون ۔ عمر ابوالنصر
۳ ۔ چنگیز خان ، فاتح عالم ۔ ہیرلڈ لیمب
۴ ۔ امیر تیمور ، لرزندۂ جہاں ۔ ہیرلڈ لیمب
۵ ۔ عمر ، فاروق اعظم ۔ محمد حسین ہیکل
۶ ۔ ابو بکر ، صدیق اکبر ۔ محمد حسین ہیکل
۷ ۔ عرب دنیا ۔ نجلا عزالدین
۸ ۔ عمرو بن العاص ، فاتح مصر ۔ حسن ابراہیم حسن
۹ ۔ الزہراء ۔ عمر ابو النصر

خالد، سیف اللہ

حضرت خالدؓ بن ولید

☆

زندگی اور فتوحات

ابوزید شلبی

ترجمہ : شیخ محمد احمد پانی پتی

مکتبہ جدید

انارکلی ۔ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

بار اول - ۱۹۵۶ء

طابع : نذیر احمد چودھری
سویرا آرٹ پریس ، لاھـور

ناشر : رشید احمد چودھری
مکتبہ جدید ، انارکلی لاہور

ترتیب

دیباچہ ، مصنف ، ۹

پیش لفظ ، مصنف ، ۱۲

پہلا حصہ

خالد رضؓ بن ولید ، اسلام سے قبل ، ۱۹

نسب ۔ ولادت ۔ خالد رضؓ کا وطن ۔ مکہ ، اجتماعی کیفیت ۔ خالد رضؓ کے اعمام ۔ خالد رضؓ کے بھائی ۔ خالد رضؓ کی والدہ ۔ خالد رضؓ کے والد ۔ قریش میں خالد رضؓ کا مرتبہ ۔ خالد رضؓ کا پیشہ ۔ خالد رضؓ کی بہادری و کامرانی کا راز ۔ خالد رضؓ کی معاندانہ کوششیں ۔ جنگ خندق ۔ حدیبیہ کے موقع پر ۔ عمرۃ القضاء کے موقعہ پر ،

دوسرا حصہ

قبول اسلام سے لے کر رسول کریم صلعم کی وفات تک ۔ ۷۵

خالد رضؓ کا اسلام قبول کرنا ۔ اسلام قبول کرنے میں دیر ۔ غزوۂ موتہ ۔ فتح مکہ ۔ عزیٰ بت کا انہدام ۔ خالد رضؓ ، بنو جذیمہ میں ۔ بنو جذیمہ کے قتل کا اصل سبب ۔ غزوۂ ہوازن ۔ غزوۂ طائف ۔ بنو مصطلق ۔ دومۃ الجندل ۔ نجران ۔

تیسرا حصہ

خالدرضؓ عہد صدیق میں - ۱۳۵

تمہید - طلیحہ - مالک بن نویرہ - مالک بن نویرہ کے قتل کی اصل حقیقت - مسیلمہ کذاب -

عراق میں حضرت خالدرضؓ کی فتوحات ، ۱۸۲

جنگ ابلہ - جنگ مذار (الثنی) - جنگ ولجہ - جنگ الیس - فتح امغیشیا - جنگ حیرہ - حضرت خالد کے اعمال اور امراء - جنگ انبار - جنگ عین التمر - جنگ دومۃ الجندل - جنگ حصید - فتح خنافس - جنگ مصیخ - جنگ ثنی اور جنگ زمیل - جنگ فراض حضرت خالد رضؓ کا خفیہ حج -

عراق میں حضرت خالدرضؓ کی فتوحات کا اثر ، ۲۲۸

شام میں حضرت خالدرضؓ کی فتوحات ، ۲۳۴

کیا حضرت خالدرضؓ شامی افواج کے سپہ سالار اعظم تھے ؟ ۲۴۶

جنگ یرموک -

چوتھا حصہ

خالدرضؓ ، حضرت عمر کے عہد میں ، ۲۶۹

فتح دمشق - معرکۂ فحل - جنگ مرج الروم - فتح حمص - فتح حاضر - فتح قنسرین - فتح مرعش - فتوحات کا اختتام -

واقعات کی ترتیب اور ان کا زمانہ وقوع ۔

حضرت خالد اور حضرت عمر ، ۲۹۰

حضرت عمر کے اوصاف ۔ حضرت خالد کے بعض اوصاف ۔ حضرت عمر کی حضرت خالد سے ناراضی کے اصل اسباب ۔ معزولی کب ہوئی ؟ ٹھوس تاریخی شہادتیں ۔ تاریخی واقعات ۔ معزولی کا اثر ، حضرت خالد کے دل پر ۔ امراء کے دلوں پر معزولی کا اثر ۔ لشکریوں کے دلوں پر معزولی کا اثر ۔ صحابہ کے دلوں پر معزولی کا اثر ۔ ناراضی اور اختلاف کا اختتام ۔ حضرت خالد رض کا دینی مرتبہ ۔ حضرت خالد کے اوصاف و اخلاق ۔ آپ کی جنگی لیاقت ۔ لشکر کے سپاہیوں سے آپ کا حسن و سلوک ۔ جہاد سے عشق ۔ حضرت خالد کے اہل و عیال ۔ حضرت خالد کی وفات ۔

مآخذ کتاب ، ۳۲۷

فہرست شجرات و نقشہ جات

۱ - شجرہ حضرت خالد کا نسب اور رسول اللہ صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق سے اس کا اتصال، ۲۱
۲ - شجرہ حضرت خالد کا شجرۂ نسب والد اور والدہ کی طرف سے، ۲۲
۳ - شجرہ بنو مخدوم کے بعض سربرآوردہ اشخاص، ۳۸
۴ - شجرہ حضرت خالد کے چچا اور بعض چچا زاد بھائی اور بہنیں، ۴۰
۵ - شجرہ حضرت خالد کے بھائی بہن، ۵۰
۶ - شجرہ حضرت خالد کی سگی اور سوتیلی خالائیں اور ماموں، ۵۴
۷ - نقشہ جزیرہ عرب، ۲۴۸ اور ۲۴۹ کے درمیان
۸ - نقشہ العراقین اور الجزیرہ
۹ - نقشہ شام
۱۰ - نقشہ منطقۂ یرموک
۱۱ - نقشہ شہر دمشق اور اس کی سیرگاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

[illegible]
سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین۔

[illegible]
ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

[illegible]

[illegible]

زندگی اپنی اور دین خدا کی خدمت و نصرت کے لئے وقف کر دی تھی، جو امت مسلمہ کی عزت و افتخار کا باعث ہیں اور جن کی ہمہ جہت قربانیوں کے باعث اسلام کو دوام و شوکت نصیب ہوئی۔ ہمیں دنیا کی قوموں میں جو مقام حاصل ہے وہ محض انہی اسلاف کی وجہ سے ہے لیکن کیا یہ ظلم نہیں کہ ہم ان کے بارے کارنامے بھول چکے ہیں اور ہمیں ان کی حقیقی شان کا مطلق علم نہیں۔ ہماری نئی نسل تو یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جب بھی بہادری، محبت اور حب الوطنی کے بارے میں جب کبھی کوئی مثال دینے کی ضرورت پیش آئے گی تو نپولین کا نام ہی ہماری زبان پر آئے گا۔ ہمیں قطعاً یہ خیال نہیں آئے گا کہ ہماری قوم ایک شاندار ماضی کی حامل ہے اور ہم میں ایسی ایسی نادرۂ روزگار ہستیاں گزری ہیں جن کے سامنے نپولین جیسے عظیم المرتبت جرنیل بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے -

ذرا تصور تو کیجئے اگر خالد بن ولید کسی زندہ و بیدار قوم کے فرزند ہوتے تو ہر سال نہ جانے کتنی ان کی یاد منانے کے لئے تقریبات منعقد کی جاتیں اور کتنی یادگاریں ان کے نام پر قائم کی جاتیں ؟ -

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جامعۂ ازہر مصر کی تعلیم کے دوران میں مجھے ایسے بلند پایہ اساتذہ سے استفادے کا موقع ملا جن کی صحبت نے مجھ میں اور اسلاف سے محبت کے جذبہ کو گہرا کر ڈالا۔ اسی جذبہ کا نتیجہ ہے کہ میں نے اپنے لئے یہ موضوع منتخب کیا۔ اگر پڑھنے والوں کو اس میں کوئی مفید بات یا اچھی چیز نظر آئے تو اس کا تمام تر سہرا میرے محترم اساتذہ کے سر پر ہے ۔

جہاں تک میری تحقیق کا تعلق ہے آج تک کوئی مستقل

۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء

ابو زیــد شلبی

پیش لفظ

کسی قوم کی حقیقی قدر و قیمت اس کے افراد کے ذریعے ہوتی ہے۔ افراد اپنے کارناموں کی بدولت قوم کی سربلندی کا سبب بنتے ہیں۔ جس قوم میں مخلص کارکن، باعمل علماء، نڈر اور بے خوف مجاہدین اور راست باز سیاست دان ہوں وہ قوم ترقی حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتی اور وہی قوم اس بات کی مستحق ہے کہ زمین کی بادشاہت اس کے ہاتھ آئے۔

اسلام سے قبل عربوں کا شمار دنیا کی وحشی قوموں میں ہوتا تھا۔ وہ انتہائی ابتری کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ کسی کی اطاعت کرنا ان کے لئے عار تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر غیظ و غضب کی آگ ان کے دلوں میں بھڑک اٹھتی تھی جس کا نتیجہ عموماً خونریز جنگوں کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ قبائلی عصبیت [illegible] اپنے قبیلے کی [illegible] شخص کٹ مرنے کو تیار ہو جاتا تھا [illegible] مظلوم [illegible] بالکل اس شعر کے مصداق تھے:

لایسألون اخاهم حین یندبهم
فی النائبات علی ماقال برهانا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کسی بہتر دین تک اس کی رہنمائی ہو جائے ؎ ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے ظلم و جور کی چکیوں کے نیچے بری طرح پس رہی تھی۔ خدا کے بندے اپنے معبود حقیقی کو بھول کر بے جان پتھروں اور ستاروں کی پرستش میں لگے ہوئے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے، کہ اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے نہ چاہا کہ اس کے بندے اس گمراہی میں ادھر ادھر بھٹکتے پھریں۔ اس نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو بھٹکی ہوئی دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا جنہوں نے آ کر لوگوں کو بتایا کہ عبادت کے لائق صرف ایک ہی ذات ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے انسانوں کے لئے جو ضابطۂ اخلاق مقرر فرمایا اس سے بہتر ضابطۂ اخلاق نہ پہلے کسی نے پیش کیا ہے اور نہ آئندہ کوئی پیش کر سکتا ہے۔ آپ نے تمام انسانوں کو بلا تمیز نظر اس کے کہ وہ عربی ہیں یا عجمی، آزاد ہیں یا غلام، معزز قوم کے افراد ہیں یا پست اقوام سے تعلق رکھتے ہیں، مساوی حقوق دئے۔ فضیلت کا معیار آپ نے ایک اور صرف ایک یعنی تقویٰ مقرر فرمایا۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں اعلان فرمایا "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز و مکرم وہی فرد ہے جو تقویٰ کے میدان میں سب سے آگے ہے۔ "لیس لعربی علی عجمی فضل الا بالتقویٰ" کسی عربی کو کسی غیر عربی پر کسی قسم کی کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، اگر کسی کو کوئی فضیلت حاصل ہے تو محض تقویٰ کے سبب۔

امت مسلمہ اپنے عہد اولین میں تمام اقوام عالم کے لئے ایک نمونہ تھی۔ اس نے دنیا کو دکھا دیا کہ وطن کی خاطر قربانی اور ایمان کی پختگی کا اظہار کس طرح کیا جاتا ہے اور جو فتوحات مسلمانوں نے حاصل کیں ان کے پس منظر میں جو جذبہ کام کر

[illegible]
کے درمیان کامل مساوات۔"

[illegible]

[illegible]
کی خاطر وہ جہاد کرتے تھے۔

[illegible]
کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔

[illegible]

یہ انقلاب عظیم کس طرح برپا ہوا؟ کیا اس انقلاب کا سبب وہ نیا دین تھا جس کے وہ پیرو کار بن گئے تھے؟ یا وہ [illegible] تھا جو اس وقت قائم ہوچکا تھا؟ یا وہ مساوات تھی جس نے حاکم اور محکوم دونوں کو ایک سطح پر لا کھڑا کیا تھا؟ یا قوموں کی اعلیٰ کارکردگی تھی جس نے ان کو فتوحات سے نوازا؟

ان سوالوں کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ یہ دین اسلام ہی تھا جس نے عربوں کے منتشر شیرازے کو یکجا کیا، ان کی صفوں میں اتحاد پیدا کیا، ذاتی و قبائلی عصبیت کی تباہ کاریوں سے انہیں روکا اور جس کی وجہ سے ان کی قریبی دشمنی دوستی میں تبدیل ہوگئی نیز ان کے سامنے ایک بلند نصب العین رکھا اور ان کی قوتوں کو اس کے حصول کی کوشش میں لگا دیا۔

اسی دین نے انہیں مساوات اور عدل کی عظمت سے روشناس کرایا، اسی نے انہیں اتحاد کی تلقین کی، اسی نے انہیں "اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا" (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ اس طرح تم کمزور ہو جاؤ گے) کی تعلیم دے کر اختلافات اور جھگڑوں سے روکا۔

مشہور فرانسیسی مستشرق لیبان اپنی کتاب "المعالم النفسیہ للحرب الاوربیہ" کے چوتھے باب میں "دوران جنگ میں روحانی عوامل" کے عنوان کے تحت [illegible] کرتے ہوئے لکھتا ہے "عربوں نے اس دین کی اتباع میں جو انہیں [illegible]
[illegible]
تمام متمدن حصے کو فتح کر لیا اور ان کی سلطنت کا دائرہ مشرق سے مغرب تک وسیع ہوگیا" صفحہ ٦٦ مطبوعہ الہلال پریس ١٩١٦ء۔

[illegible] کا فرمان سنا کر انہیں فتح باب کا گر بتایا ۔

[illegible] نہاں خزانے حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا ۔

[illegible] اس میدان کے عظیم ترین شہسوار ہیں ۔

[illegible]

[illegible] کو فتح ہوئے
[illegible]
اہمیت کے حامل تھے [illegible]
اسلامی فوجوں کی [illegible]
[illegible] ان کے والد [illegible]
[illegible] اور وہ [illegible]
بیٹھتے تھے۔

ابو زيد شلبي

پہلا حصہ

خالدؓ بن ولیدؓ اسلام سے قبل

نسب

حضرت خالد بن ولید کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے :

[illegible]

مل جاتا ہے ۔ (شجرہ نمبر ۱)

[illegible]

ہو جا کر مل جاتا ہے ۔ (شجرہ نمبر ۲)

ولادت

[illegible]

صحیح تاریخ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ [illegible] سے وہ [illegible] نے اپنی سیرت* میں لکھا ہے کہ [illegible] میں ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت خالد بن [illegible] نے کشتی لڑی جس میں خالد نے عمر کی ٹانگ [illegible] علاج معالجے کے بعد ٹھیک ہو گئی۔ اس واقعے سے [illegible] ہم عمر [illegible] تھے۔ [illegible] کے وقت حضرت عمر [illegible] سال کے تھے۔ حضرت خالد کی بھی اس وقت [illegible] یہی عمر ہو گی†۔

حضرت خالد کی زندگی کے اصل [illegible] بیان کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کے [illegible] ان کے قبیلے اور ان کے والدین کا مختصر حال بیان کر دیا جائے۔ [illegible] اسی طرح ہم ان کے متعلق بھی [illegible] جو [illegible] دور میں ہوئی۔ وہ [illegible] جہاں [illegible] اس [illegible] شخص کے ساتھی اور [illegible] زندگی

* [illegible] جلد ۳ صفحہ ۲۷۶۔

† اگر [illegible] دونوں ہم عمر [illegible] حضرت عمر کی [illegible] کے وقت [illegible] کی [illegible] ۱۲ [illegible] اس [illegible] ولادت با سعادت سے تقریباً بارہ سال بعد (مترجم)۔

شجرہ نمبر ۱

[illegible]

شجرہ نمبر ۲

حضرت
خالدؓ کا شجرۂ نسب
والد اور والدہ
کی طرف سے

قیس عیلان —— مضر —— الیاس	
خصفہ	مدرکہ
عکرمہ	خزیمہ
منصور	کنانہ
ہوازن	النضر
بکر	مالک
[illegible]	فہر
صعصعہ	غالب
عامر	لؤی
ہلال	کعب
[illegible]	[illegible]
رویبہ	یقظہ
الہزم	[illegible]
[illegible]	[illegible]
حزن	عبد اللہ
الحارث	المغیرہ
[illegible] (والدہ خالد)	[illegible] (والد خالد)

خالد رضی اللہ عنہ

ماخذ

۱۔ الطبری جلد ۲ صفحہ ۱۷۷-۱۷۸
۲۔ نہایة الارب جلد ۲ صفحہ ۳۵۶
۳۔ الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹
۴۔ انساب الاشراف جلد ۲ صفحہ ۲۱۳-۲۱۶
۵۔ سیرة ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۶۷-۱۷۰
۶۔ [illegible]

[illegible]
کا اثر اس کے بیٹے میں بھی سرایت کر گیا ۔

خاندان کا وطن

[illegible]
اجتماعی حالتوں کا مطالعہ ضروری ہے ۔

مکہ ۔ طبعی حالت

[illegible]

[illegible] تجارت کی بدولت [illegible] اور صنعت و حرفت کے لئے [illegible] مواد [illegible] ۔ اس لئے یہاں کے باشندوں کو [illegible] کرنے کے لئے [illegible] پڑتے تھے ۔ چنانچہ جس زمانہ کا [illegible] میں اہل مکہ سال کا [illegible] کے [illegible] دن گردش میں رہتے [illegible] ۔ اس کی طرف [illegible] نے بھی قرآن مجید میں اشارہ کیا ہے :

لایلاف قریش ایلافهم رحلة الشتاء والصیف ۔ فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع و آمنهم من خوف

(چونکہ [illegible] جاڑے اور گرمی کے سفروں کی الفت [illegible] کی عبادت کریں جس نے ان کو [illegible] خوف سے ان کو امن میں رکھا) ۔

اہل مکہ پر ان حالات کا اثر

ان طبعی حالات کا اثر [illegible] ہوا [illegible] ان کی [illegible] میں [illegible] میں رہنے [illegible] ان میں [illegible] اور [illegible] ہے ۔

مکہ ۔ اجتماعی کیفیت

مکہ ۔ دینی مرکز

مذہبی لحاظ سے عرب میں مکہ کو بہت اہمیت اور

[illegible]
پھر ننگے ہو کر حج کریں"۔

[illegible]
کا کوئی فرد، گھرانہ اور قبیلہ ان سے زیادہ معزز نہیں ہے۔
[illegible]

[illegible]
مراعات نہیں دی جا سکتیں۔

اہل مکہ کو عطا فرما رکھی تھی، مندرجہ بالا سورۃ میں شکر ادا کرنے کی طرف ان کی توجہ دلائی ہے۔

مکہ ۔ تجارتی مرکز ۔ مکہ اس تجارتی راستے کے راستے میں پڑتا تھا جو ہندوستان اور یمن سے ملک کی جنوبی سمت سے شام اور مصر جایا کرتے تھے۔ یہ راستے ہی کا نتیجہ تھا کہ تجارتی قافلے اور راستے کے لئے سامان خورد و نوش مہیا کرنے کے لئے یہاں ضرور قیام کیا کرتے تھے۔ مکہ کے قریب ہی عکاظ کا بازار تھا جس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہاں نہ صرف تجارتی سامان فروخت ہوتا تھا بلکہ شاعری اور ادب کے مقابلے بھی منعقد ہوتے تھے۔ عرب قبائل ایک دوسرے پر اپنی فوقیت اور برتری کا اظہار انہی بازاروں میں کرتے تھے۔ مختلف قوموں کے آنے جانے سے مکہ میں خوب چہل پہل رہتی تھی اور رونق رہتی تھی۔ مکہ محض تجارتی قوموں کی گزرگاہ ہی نہ تھا بلکہ یہاں کے باشندے بھی تجارت کا کام وسیع پیمانے پر کرتے تھے اور مختلف ملکوں خصوصاً شام اور یمن کی جانب ان کے تجارتی قافلے سفر کیا کرتے تھے۔

تجارت، سفروں کی کثرت اور مختلف اقوام کے ساتھ میل جول رکھنے کا نتیجہ اہل مکہ کے حق میں بہت سود مند ثابت ہوا۔ ان کے یہاں مال کی فراوانی تھی اور وہ نہایت خوش حال تھے۔ دوسری قوموں کے ساتھ میل جول کے نتیجہ میں ان کو مختلف تہذیبوں اور افکار کے مطالعے کا موقع ملا جس سے ان کی عقلیں صیقل ہوئیں اور ذہنی افق حد تک وسیع ہوا۔

مکہ ۔ ادبی اور اخلاقی مرکز ۔ مذہبی حیثیت کے علاوہ

[illegible]

تھے ۔ چنانچہ مشہور شاعر اخطل کہتا ہے

رأیت الناس ما حاشا قریشا
فانا نحن افضلہم فعالا

[illegible]
نے ۳۸۰ء میں وفات پائی ۔

انہوں نے تمام لوگوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرا دیا تھا

کی ہے کہ ہم سوائے قریش کے باقی تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

اہل مکہ میں دینی برتری اور بڑائی کے احساس کی وجہ سے شجاعت، بہادری، ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کی ہمت، ہر میدان میں کامیابی حاصل کرنے اور دشمنوں سے پورا پورا انتقام لینے کا جذبہ، اپنی عزت نفس کا شوق، عزم میں پختگی، وفائے عہد، بزرگوں اور پچھلی نسلوں کی حفاظت کے خصائص فطری طور پر پیدا ہو گئے تھے۔ اپنی قومی روایات کے تحفظ اور عزت نفس کو برقرار رکھنے کے لئے وہ کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔

مکہ ۔ سیاسی مرکز ۔ اہل مکہ میں سیاسی شعور بہت زیادہ ہوا تھا۔ ان میں جو سیاسی نظم و ضبط تھا وہ شہنشاہی اور جمہوری حکومتوں کے نظام سے بہت ملتا جلتا تھا۔ عہدوں اور مناصب کی تقسیم میں ہر قبیلہ شریک تھا اور کوئی قبیلہ ایسے حقوق سے محروم نہ تھا۔

سیاسی معاملات میں مشورہ کرنے کے لئے مکہ میں "دار الندوہ" قائم تھا جہاں وقتاً فوقتاً سرداران قبائل جمع ہو کر اہم مسائل پر بحث و تمحیص کرتے اور باہمی مشورے سے کسی قطعی اور آخری فیصلے پر پہنچتے۔ دار الندوہ کی اسی شکل کو بعد میں مہذب اقوام نے اپنایا جسے آج کل "پارلیمنٹ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

سرداروں کے انتخاب [illegible] اور [illegible] کہ انہیں لازماً قبول [illegible] دار الندوہ کا [illegible] اسی [illegible] سرداران قبائل

[illegible]
جہتی اور اتحاد و اتفاق قائم رکھتا تھا۔

[illegible]
کر سکے۔

[illegible] سی چیز کی خبر نہ تھی، ایک ایسی متمدن قوم میں [illegible]
[illegible] اہل مکہ کے کردار میں تبدیلی کی [illegible]

”حلف الفضول“ کا وہ معاہدہ تھا جس میں [illegible] عہد کیا تھا کہ وہ ہر مظلوم کی مدد کریں گے ۔ اسی حلف الفضول کے بارے میں رسول کریم صلعم نے بعد میں فرمایا کہ عبداللہ بن جدعان کے گھر میں میں نے ایک ایسا معاہدہ کیا تھا جو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند ہے اور اگر اب اسلام کے زمانے میں بھی مجھ سے اس کا واسطہ دے کر مدد مانگی جائے تو میں اس کے لئے تیار ہوں*۔

* اس واقعہ کی تفصیل ابن ہشام [illegible]

[illegible]

عبدالمطلب نے یہ اشعار کہے تھے

ان الفضول تحالفوا وتعاقدوا
الا یقیم ببطن مکة ظالم
امر علیه تعاهدوا وتعاقدوا
فالجار والمعتر فیهم سالم

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ صفحہ [illegible] و ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۳)

(باقی صفحہ ۳۱ پر)

[illegible]
بتہ دیتا ہے جو قریش میں رونما ہو رہی تھی *۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰)

[illegible]
دیکھ سکتا ۔''

[illegible]
اختیار کر لی جو مندرجہ ذیل تھے ۔

(۱) ورقہ بن نوفل ۔ (۲) عبیداللہ بن جحش ۔ (۳) عثمان [illegible]
[illegible] کہ چونکہ ہماری قوم نے انتہائی گمراہی اختیار [illegible]
[illegible]

ذہنیتوں اور افکار میں یہ تبدیلی آ کر رہنا تھی؟ اور وہ جو کبھی جنگل کے بھیڑئے تھے متمدن انسانوں میں اس طرح تبدیل ہو گئے؟ یہ در اصل اس امر کی علامت تھی کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نئے دین کا ظہور ہونے والا تھا۔ اور اس پیغمبر کی ولادت کا وقت آن پہنچا تھا جس کے سپرد دین خدا کو تمام مذاہب پر غالب کرنے کا کام کیا گیا تھا۔ قریش کی ظاہری حالت اگرچہ ایسی تھی کہ تاریخ میں زیادہ دیر تک ان کا نام زندہ رہ سکتا اور وہ تمام عرب کو اپنے گرد اکٹھا کر کے اور بہت بڑا منظم و متحد معاشرہ بنا کر ایک لمبے عرصہ تک عالم پر حکمرانی کرتے۔ لیکن چونکہ رسول کریم صلعم کی ولادت کے بعد دنیا کی سرداری کا تاج آپ کے سر پر رکھا جانے والا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی قریش کی تمدنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو ظاہر کر کے سپرد کر دیا جو ان عظیم فتوحات اور کارہائے نمایاں میں سے چند ایک سے ہوئیں جن کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

خالد کا قبیلہ ۔ حضرت خالد بن ولید کا تعلق بنو مخزوم سے تھا جو قریش کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ [illegible] اور [illegible] افراد کی اس قبیلے میں [illegible] ہیں۔ مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱)

[illegible] تھے، یہ نیشان پہچانے تھے اور یہ بت [illegible] تھے انہوں نے شرک کی [illegible] ابراہیمی کی [illegible] [illegible] بہت [illegible] ظہور [illegible] بت پرستی شعار [illegible] اور [illegible] اور [illegible] بت پرستی کے بہت بڑے پیرو کار [illegible] ابن ہشام جلد اول صفحہ [illegible]

ایک [illegible] تک حصہ کر دیا گیا۔ اس موقع پر کعبہ کی جانب کا جو سامنے کا حصہ یعنی حجر اسود سے لے کر رکن یمانی تک بنو مخزوم کے حصے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو مخزوم اس قدر بلند مرتبہ کے مالک تھے*۔

بنو مخزوم کی بزرگی اور [illegible] و [illegible] کا اظہار اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ قریش کی [illegible] کے [illegible] میں ان کا بنو ہاشم سے اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ جیسا کہ [illegible] ہے کہ بنو ہاشم [illegible] کا [illegible] [illegible] قبیلہ [illegible] سے [illegible] کے دعوے کی جواب دہ [illegible]۔ لیکن بنو مخزوم [illegible] بھی [illegible] اپنی بڑائی اور شرف و [illegible] کا اظہار کرتے [illegible]۔ جب رسول کریم صلعم نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

* [illegible]

† الہذازی للواقدی صفحہ ۲۳۔

[illegible]

[illegible] تھا ۔

[illegible]

---

* طبری جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ - ابن ہشام جلد ۱ صفحہ [illegible]

† بعض روایات میں آیا ہے کہ عمرو بن العاص کے [illegible] تھا ۔ تاہم قطع نظر اس کے کہ کونسی روایت صحیح ہے اس پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ دوسرا شخص [illegible] ہی سے تعلق رکھتا تھا ۔ حضرت خالد [illegible] میں یہ بیان تفصیل سے آئے گا ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] رکھتی تھیں†۔

[illegible]

[illegible]

جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ - ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲ ۔

[illegible] ۲۵۵ و ۲۶۷ - ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ ۔

[illegible]
مشتقل ہوتا تھا *۔

[illegible]

[illegible]

* المغازی للواقدی صفحہ ۲۱ ۔

† ابن ہشام جلد اول صفحہ ۲۰۶

‡ [illegible]
حضرت ابو سلمہ کا نمبر اسلام لانے والوں میں دسواں [illegible]
[illegible]

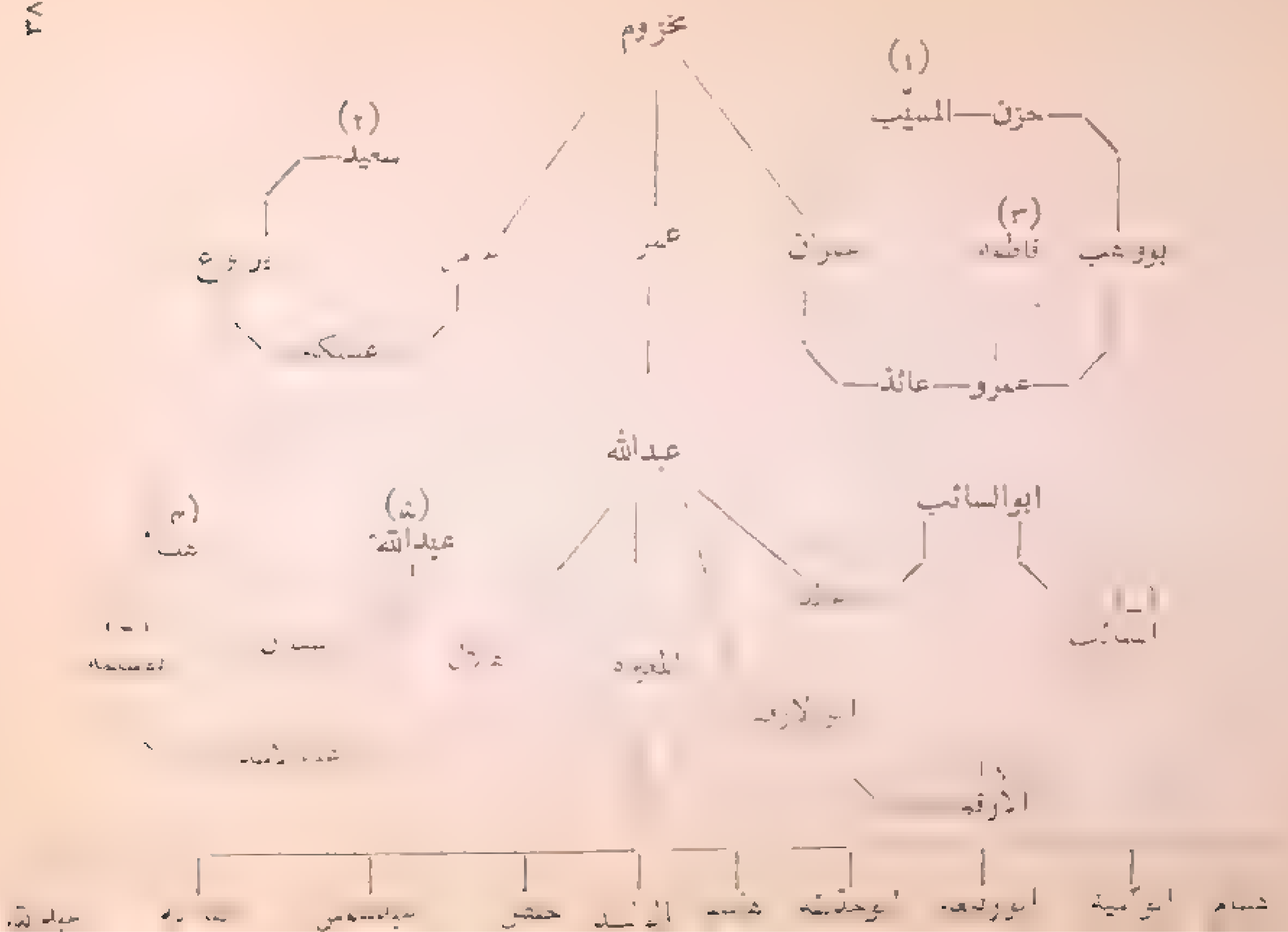
مخزوم
(١)
حزن—المسيب
(٢)
سعيد
عمر
عمران
(٣)
بو وهب
عمرو—عائذ
عبدالله
ابوالسائب
(٥)
عبدالله
الأرقم

شجرہ نمبر ۳ (صفحہ ۳۸)

بنو مخزوم کے بعض سربرآوردہ اشخاص

خالد

مآخذ

(۱) طبقات ابن سعد
(۲) سیرۃ ابن ہشام
(۳) تاریخ طبری
(۴) انساب القرشیین
(۵) تاریخ ابن خلدون

(۱) بیعت رضوان میں شامل تھے۔

(۲) معززین قریش میں سے تھے اور مؤلفۃ قلوبہم کے زمرہ میں شامل تھے۔

۱- رسول اللہ صلعم کی دادی اور زبیر اور ابوطالب کی والدہ تھیں۔

- اولین مسلمانوں میں سے تھے اور حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔

" " " " "

- اولین مسلمانوں اور مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔ مدینہ کی طرف سب سے پہلے انہوں نے ہی ہجرت کی۔

(ـ) مؤلفۃ قلوبہم کے زمرہ میں شامل اور مخلص مسلمان تھے۔

) ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ انہی کے گھر میں مسلمان خفیہ طور پر جمع ہو کر نمازیں وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

شجرہ نمبر ۴

حضرت خالدؓ کے چچا اور ان کے چچازاد بھائی اور بہنیں

ماخذ :

(۱) مغازی الواقدی (۲) طبقات ابن سعد
(۳) سیرۃ ابن ہشام (۴) تاریخ طبری
(۵) تاریخ ابن خلدون (۶) فتوح البلدان بلاذری

المغیرہ

- **ہشام**
  - ۱ ابوجہل
  - ۲ سلمہ
  - ۳ خالد
  - ۴ الحارث
  - ۵ [illegible]
- **ابوامیہ**
  - ۶ زہیر
  - ۷ عبداللہ
  - ۸ ام سلمہ
  - ۹ [illegible]
- **ابوربیعہ**
  - ۱۰ عیاش
  - ۱۱ عبداللہ
- **ابوحذیفہ**
  - ۱۲ ابوامیہ
  - ۱۳ [illegible]
- **الولید**
  - خالد رضی اللہ عنہ
- **ہاشم**
  - ۱۴ [illegible]
- **حفص**
- **عبدشمس**
  - ۱۵ الولید
- **الفاکہ**
  - ۱۶ ابوقیس
- **عبداللہ**
  - ۱۷ عثمان
  - ۱۸ نوفل

[illegible] کے [illegible] کے حالات

(متعلقہ شجرہ نمبر ۴)

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
کا باپ تھا۔

[illegible]
جنگ مرج الصفر میں شہادت پائی۔

[illegible]
[illegible]
دیا تھا۔

[illegible]
شاعر کہتا ہے۔

اولی قریش بالمکارم والندی
فی الجاھلیۃ کان والاسلام

[illegible] کے
لحاظ سے حارث بہترین شخص تھے۔

(۵) العاص: سرداران قریش میں سے تھا۔ جنگ بدر میں
حضرت عمر بن خطاب نے اسے قتل کیا۔

[illegible]
سے پہلے انہی نے آواز اٹھائی تھی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

کا امیر مقرر کر کے بھیجا تھا۔ [illegible] کے عہد میں حضرت
ابو بکر صدیق رض نے اسے اسود عنسی سے جنگ کے لئے جھنڈا
مرحمت فرمایا تھا۔

(۱۰) حاطب : ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے اور دار ارقم میں مسلمانوں کے جمع ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں شریک تھے۔

(۱۱) عبداللہ : صحابی تھے۔ جنگ طائف میں شہید ہوئے۔

(۱۲) ابو امیہ : سرداران قریش میں سے تھا اور جنگ بدر کے دن کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

(۱۳) شماس : ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں شریک تھے۔

(۱۴) حنتمہ : حضرت عمر بن خطاب کی والدہ تھیں۔

(۱۵) الولید : جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

(۱۶) ابو قیس : سرداران قریش میں سے تھا۔ [illegible] حضرت [illegible] اسلام [illegible] مرتد ہو گیا۔

(۱۷) [illegible] : [illegible] کے [illegible] شریک ہوا اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا۔

(۱۸) نوفل : جنگ خندق کے موقع پر خندق میں گر گیا تھا۔ مسلمانوں نے اس پر پتھروں کی بارش کی۔ حضرت علی نے خندق میں کود کر اس کا کام تمام کر دیا۔

[illegible]
ان میں اب تک موجود ہیں۔

[illegible]
سیادت اور بلند رتبہ حاصل تھا۔

خالہ زاد کے اعمام

[illegible]
حیثیت رکھتے تھے۔

[illegible]

ہوگی سب سے پہلے حرم کعبہ میں داخل ہوگا۔ اس تجویز پر سب لوگوں کا اتفاق ہوگیا اور یوں ایک زبردست جنگ ہونے سے بچ گئے۔

ابو امیہ قریش میں ''زادالرکب'' (مسافر کا توشہ) کے لقب سے مشہور تھے کیوں کہ جو شخص ان کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اسے اپنا زاد راہ لینے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس کے کھانے پینے کے تمام اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔ ابو امیہ ظہور اسلام سے قبل ہی وفات پا گئے۔ ابوطالب نے ان کا مرثیہ کہا جس کا ایک شعر یہ ہے:

الا ان زادالرکب غیر مدافع
بسرو سحیم غیبتہ المقابر†

افسوس! ''زادالرکب'' کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔ اسے ''سرو سحیم'' میں قبروں نے اپنے اندر چھپا لیا۔

ابو طالب نے ان کا مرثیہ لکھتے ہوئے کہا:

* قریش کی خوش قسمتی تھی کہ دوسرے روز سب سے پہلے جو شخص حرم کعبہ میں داخل ہوا وہ رسول اکرم صلعم تھے۔ جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے ''وہ امین ہیں ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں'' ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۳۲ ۔ طبری جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ ۔ ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۹ ۔ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۵ ۔

† ''سرو سحیم'' اس شہر کا نام ہے جہاں ابو امیہ کا انتقال ہوا۔ [illegible] کے [illegible] بلوغ الارب مؤلفہ آلوسی جلد ۳ صفحہ ۲۱۵ ۔

الاهلک الماجد الرافـد   و کل قریش لـه حامـد
ومن هو عصمة أيتامنا   وغيث اذا فقد الراعـد*

[illegible]
[illegible] یتیموں کی پناہ گاہ تھا ، وہ خشک سالی کے موسم میں باران رحمت تھا) ۔

[illegible] رکھا ہوا تھا ۔

[illegible]

* السیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ ۱۶۱ ۔

† یہ چار رؤساء مندرجہ ذیل تھے :۔

[illegible] ۔ ۳۹۰ ۔

کئی خطبے ان کی شان میں لکھے گئے ہیں۔ مقدسی لکھتا ہے
''ہشام کی وفات کے بعد مکہ کے لوگ [illegible] سال تک [illegible]
[illegible] کئی [illegible] [illegible]
واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] ہشام کی موت کے
[illegible] عرصہ بعد [illegible] ہوا'' ہشام کی وفات پر ایک شاعر
نے اپنے مرثیے میں کہا تھا:

و اصبح بطن مکـــۃ مقـشعرا
کان الارض لـــیس بہا ہشـــام†

(وادیٔ مکہ بے نور ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہشام اس دنیا سے
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
لئے شجرہ نمبر ۴ دیکھیں)

خالـــدرضؓ کے بھائی

مورخین میں آپ کے بھائیوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف
ہے۔ بعض ان کی تعداد [illegible] [illegible] [illegible]
ہیں کہ [illegible] بیان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] عیش و آرام سے زندگی بسر
کرتے تھے۔ [illegible] [illegible] [illegible]
اسلام سے قبل اور بعد کے واقعات اور غزوات کی [illegible]

* اسد الغابہ [illegible] جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ ۔
† [illegible] جلد ۳ صفحہ ۲۱۶ ۔
‡ [illegible] [illegible] [illegible]
کی [illegible] [illegible] [illegible] صفحہ [illegible]) ۔

[illegible]
اور فاختہ ۔

[illegible]
پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں) ۔

[illegible]
کے والد کی کنیت بھی تھی‡ ۔

[illegible]

[illegible]
لکھے ہیں ۔

† ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۷۵ و ۱۰۳ ۔

‡ [illegible]
صفحہ ۲۱ ۔

پیش کیا تھا اور کہا تھا " اے ابوطالب ! یہ لڑکا قریش میں سب سے خوبرو اور صاحب فہم و تمیز ہے ۔ تم اسے اپنا بیٹا بنا لو اور اس کے بدلے میں اپنے بھتیجے محمد کو ہمیں دے دو ۔"* قریش کا یہ کہنا دراصل اس اعتراف کے مترادف تھا کہ عمارہ میں وہ خوبیاں موجود تھیں جن کی وجہ سے وہ تمام قوم میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے ۔ اسی لئے انہوں نے اس کو رسول اللہ صلعم کے عوض ابوطالب کے سامنے پیش کیا اور اس کی انہی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اسے حبشی کے پاس بھیجنے کے لئے بھی منتخب کیا † ۔

خالد کے علاوہ ولید اور ہشام کو بھی اسلام قبول کرنے اور اس کی راہ میں قدم رکھنے کی بدولت مصائب جھیلنے پڑے ۔ ہشام ان لوگوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلعم کے اسلام قبول کرنے کے بعد نظر بند کر دیا گیا تھا ۔ ... کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے ‡ ۔ ولید پر ان کے بھائی اور دوسرے قریش اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت ظلم روا رکھتے تھے ۔ آخرکار وہ مکہ سے فرار ہو کر مدینہ بھاگ گئے ۔ راستے میں ٹھوکر لگنے کی وجہ سے ان کی انگلی زخمی ہو گئی ۔ انہوں نے انگلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا :

هل انت الا أصبع دميت
و فى سبيل الله مالقيت

* طبری جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ - ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ -

† سیرة ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ -

‡ یہ بیان بعض کتب مثلاً طبری جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ کے اس بیان کے مطابق نہیں ہے جس میں ... "...

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

[illegible]

ولید کا بیٹی عاتکہ ہے۔

[illegible]

خالدؓ کی والدہ

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٣٨)

[illegible]

قابل ذکر ہیں۔

[illegible]

صفحہ ١٠ و ١٢٢ ۔

شجرہ نمبر ۵

حضرت [illegible] کے [illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	العباس	ضرار

[illegible]

[illegible] میں سے تھیں۔

[illegible]

[illegible] بطن سے ابان پیدا ہوئے۔

[illegible] اسلام قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔"

[illegible] مسکین بھیجا کرتی تھیں۔

[illegible]

٭ الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۸ -

طالب کے نکاح میں آئیں۔ ان کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے ان سے شادی کی۔ آخر میں حضرت علی بن ابی طالب کی زوجیت میں آئیں*۔

(۷) سلمیٰ بنت عمیس۔ یہ پہلے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجیت میں رہیں۔ ان کی شہادت کے بعد شداد بن اسامہ بن ھاد اللیثی نے ان سے شادی کی۔

(۸) سلامہ بنت عمیس، زوجہ عبداللہ بن کعب بن منبہ خثعمی†

اس طرح سیدہ ام المؤمنین کی حقیقی بہنیں تھیں اور سات علاتی بہنیں باپ کی طرف سے ہو گئیں۔ رسول اکرم صلعم نے ان کو "الاخوات مؤمنات"‡ کا خطاب مرحمت فرمایا ہے۔ ان کے سوتیلے بھائی محمیہ بن جزء بن عبدالحارث زبیدی تھے جو ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ حبشہ کی ہجرت بھی کی تھی یہ بھی مشہور ہے۔ رسول اکرم صلعم نے انہیں "الخمس" وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور انہیں اس اہم کام کی ذمہ داری مرحمت فرمائی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے لیکن واقدی کہتے ہیں کہ سب سے پہلی جنگ جس میں وہ شریک ہوئے جنگ مریسیع⊙ تھی۔

* انساب الاشراف جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ و ۲۱۶۔ الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۷۶۱ و ۷۶۹ و ۷۸۰ و ۷۸۶۔ الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۷۸ و ۷۹۔

† انساب الاشراف جلد اول صفحہ ۲۱۶۔ الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۷۷۹ و ۷۸۷ و ۷۸۶۔

‡ الروض الانف جلد اول صفحہ ۱۶۸۔

⊙ الاصابہ جلد ۶ صفحہ ۶۱۔ الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۔

[illegible]

خالدؓ کے والد

[illegible] اسلام نے بھی توثیق کر دی ٭ ۔

[illegible] صفحہ ۲۱۴ ۔

† یعقوبی جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ ۔

‡ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۳ ۔

◊ السہیلی جلد ۱ صفحہ ۲۸۳ ۔

٭ صبح الاعشی جلد ۱ صفحہ ۴۳۵ ۔

شجرہ نمبر ٦

حضرت خالدرضؓ کی سگی اور
سوتیلی خالائیں اور ماموں

ہند بنت عوف
زوجہ
حارث بن حزن

سگی خالائیں

[illegible]
عصمہ
[illegible]
[illegible]
لبابۃ الصغریٰ
لبابۃ الکبریٰ

ماخذ

الاستیعاب جلد ۳
صفحہ ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨٦
الاصابہ جلد ٨ صفحہ ١٧٨، جلد ٦
صفحہ ٩٧
انساب الاشراف جلد ۲
صفحہ ٢١٣، ٢١٦

سوتیلی خالائیں

محمیہ بن جزء الزبیدی (سوتیلے ماموں)
اسماء بنت عمیس
[illegible] بنت عمیس
[illegible] بنت عمیس

[illegible]

ختم نہ ہوتا تھا۔

[illegible]

قریش کو مساوی حقوق حاصل تھے (جلد اول صفحہ ۶۰)۔
السیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ ۳۴۷۔

† السیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ ۳۴۷۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۵۶ پر)

ان کی دلیری اور عزم و ارادہ کی پختگی کا اندازہ اس واقعے سے ہوتا ہے کہ جب قیس نے کعبہ کو ڈھا کر از سر نو [illegible] کا ارادہ کیا تو ہر شخص [illegible] سے ڈھاتے ہوئے ڈرتا تھا کہ [illegible] اس پر خدائی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ لیکن انہوں نے کدال لی اور یہ کہہ کر عمارت ڈھانی شروع کر دی "اے اللہ! ہم [illegible] [illegible] ہمارا ارادہ نیک ہے*۔"

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

[illegible] ہو سکتا ہے کہ وہ فیصلے فاصلے پر واقع ہوں۔

* [illegible] ۱۳۱۔

† صبح الاعشی جلد ۹ صفحہ ۵۲۸۔

[illegible] دیں، ولید بھی شامل تھے*۔

[illegible]

[illegible] انہوں نے پناہ کی درخواست [illegible] ان کے [illegible] پناہ دینے والا پایا †"

*طبری جلد [illegible] صفحہ ۲۱۸۔ † سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۲۳۰۔

[illegible] تو وہ اسلام لے آئے [illegible] ان کے ساتھ اسلام لے آئی [illegible] قرآن [illegible] کلام کی [illegible] درخت کی سی ہے جس کا [illegible] اور [illegible] ہمیشہ [illegible] اور [illegible] اے ولید! [illegible] قرآن مجید [illegible] کلام کی طرح [illegible] ولید اسلام [illegible]

بہت سے لوگوں کو بھی لے جائیں گے۔

ولید کے [illegible] اوصاف تمہارے سامنے [illegible] اسلام [illegible] قرآن مجید کی [illegible] اسلام [illegible] ان کی [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] جلد اول صفحہ ۱۲۳ [illegible]

[illegible] روایت [illegible] ہے۔

[illegible]

گا کہ استہزاء کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے) ۔

[illegible]

خون بہا دینا پڑا ۞ ۔

[illegible]

* سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۲۲۵ و ۲۳۲ ۔

‡ [illegible] اول صفحہ ۳۴۲ ۔

‖ انساب الاشراف جلد اول صفحہ ۶۰ ۔

۞ [illegible] صفحہ ۳۸ ۔ السیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ ۳۳۸ ۔

میں قبیلہ ثقیف اسلام لے آیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: "یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین، فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ، و ان تبتم فلکم رؤوس اموالکم لاتظلمون و لا تظلمون ... ..." (اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو اللہ سے ڈرو اور اگر تم مومن ہو تو سود کا جو روپیہ باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار رہو۔ اگر تم توبہ کرتے ہو تو تمہیں صرف اصل روپیہ (راس المال) لینے کا حق پہنچتا ہے۔ اس طرح نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم ہو گا) اس وقت رسول کریم صلعم نے حضرت خالد سے فرمایا کہ اب تمہیں صرف راس المال لینے کا حق پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت خالد نے تمام سود جو قبیلہ ثقیف پر واجب تھا چھوڑ دیا*۔

ولید کے بارے میں کئی آیات نازل ہوئی ہیں† جن سے ان کے اس بلند مرتبہ کا پتہ چلتا ہے جو انہیں اپنی قوم میں حاصل تھا۔ یہ آیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ان کان ذا مال و بنین، اذا تتلی علیہ آیاتنا قال اساطیر الاولین۔ (تم کسی ایسے شخص کی

* سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۲۵۷۔

† ان آیات میں سے بعض تو خاص طور پر ولید کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور بعض تمام سرداران قریش کے لئے، جن میں ولید بھی شامل تھے۔ ان آیات کو درج کرنے سے ہمارا مقصد صرف ولید کی سیادت، شرف، جاہ اور بلند مرتبے کی تصویر دکھانا ہے۔

[illegible]

ان کے انکار و تکذیب کا باعث بنی*۔

[illegible] ہیں†۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

[illegible]

سامان اس کے لئے مہیا کر دیا ہے)۔

مندرجہ بالا [illegible] سے واضح ہو [illegible] اپنی قوم میں [illegible] [illegible] عزت و [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١)

[illegible]

انساب الاشراف [illegible] ٦٠ [illegible]

[illegible]

[illegible]

لائف جلد اول صفحہ ۱۲۳ -

[illegible]
آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں ۔

قریش میں خالد کا مرتبہ

[illegible]
یہ ریاست چند شعبوں میں بٹی ہوئی تھی ۔

[illegible]

[illegible]
بنا کر بھی دیتا تھا ۔

[illegible]

[illegible]

۵- رفادة (حاجیوں کی مہمان نوازی و اعانت) - رفادہ: قصی نے قریش پر فرض کی تھی - وہ ہر سال حج کے موقع پر ہر قریشی سے حسب توفیق رقم لیتا تھا اور اس رقم سے کھانا پکوا کر نادار اور غریب حاجیوں میں تقسیم کرتا تھا -

۶- قیادت - یعنی حملوں کے موقع پر سپہ سالاری کے فرائض سر انجام دینا -

قصی نے اپنی زندگی میں یہ تمام مناصب اپنے ہاتھ میں رکھے- وفات کے قریب اس نے کعبہ کی تولیت کے تمام امور اپنے بڑے لڑکے عبدالدار کے سپرد کر دئے- عبدالدار کی وفات کے بعد اس کے لڑکوں اور اس کے بھتیجوں بنو عبد مناف میں ان مناصب کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا- اور اس اختلاف کے نتیجے میں قریش بھی دو حصوں میں بٹ گئے - ایک حصہ بنو عبدالدار کی حمایت کرتا تھا اور دوسرا حصہ بنو عبد مناف کی - بنو عبد الدار کے حلیفوں نے ان کی امداد اور اعانت کا حلف اٹھایا اور بنو عبد مناف کے حلیفوں نے ان کی امداد و اعانت کا - قریب تھا کہ قریش میں باہم جنگ چھڑ جاتی لیکن بعض لوگوں نے بیچ میں پڑ کر صلح کرا دی اور ان مناصب کو جو اب تک بنو عبد الدار کے ہاتھ میں تھے بنو عبد الدار اور بنو عبد مناف میں تقسیم کر دیا* اور پھر آہستہ آہستہ یہ مناصب قریش کے تمام قبائل میں تقسیم ہو گئے- اس جگہ ہم ان کا مختصر سا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ حضرت خالد کو قریش میں کیا حیثیت حاصل تھی -

اسلام کے ظہور کے قریب قریش کے دس قبائل میں سے دس اشخاص کو نمایاں حیثیت حاصل تھی - کیوں کہ مناصب ان کے

* سیرہ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۸۰-۹۰ - طبری جلد ۲ صفحہ ۱۸۳-۱۸۵ -

لڑتے تھے وہ انہی کی تحویل میں رہتا تھا۔ جنگی گھوڑوں کی دیکھ بھال بھی انہی کے سپرد تھی۔ [illegible] سے حضرت عمر بن الخطاب کے سپرد "سفارة" تھی۔ یعنی جب قریش اور عرب کے کسی [illegible] کے درمیان جنگ چھڑنے والی ہوتی تھی تو قریش انہیں اپنی طرف سے سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔ اور قبائل کے درمیان [illegible] ہوتا تو حضرت عمر ہی [illegible] دیتے [illegible] قبول [illegible]۔ [illegible] سے [illegible] آمنہ کے سپرد [illegible] نام ہوا۔ [illegible] شخص کو دل بھری ہوتی تو وہ صفوان کے پاس [illegible] وہ [illegible] کر دیتا۔ [illegible] حارث [illegible] کے سپرد [illegible] ہوتے تھے جو قریش اپنے بتوں پر چڑھاتے تھے۔

خالد کا پیشہ

تاریخ کی کتابوں سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلام سے پہلے حضرت خالد کا پیشہ کیا تھا۔ [illegible] حضرت [illegible] کے والد بہت امیر [illegible] تھے [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] سے [illegible] اسلامی [illegible] خالد اور ان کے [illegible] پیشہ [illegible] یا تجارت کے لئے [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] مختلف [illegible] نے [illegible] کے بیان کو درج کیا ہے۔

[illegible]
رکھا گیا ۔

[illegible]

میں حضرت خالد نے کوئی پیشہ اختیار نہیں کیا تھا ۔

[illegible]

[illegible] صفحہ ۱۲۱ ۔

لیکن محض شہسواری ہی کافی نہ تھی بلکہ جب تک نوجوانوں میں پھرتی، چالاکی، سمجھ، خطرات سے بے پروائی اور جنگی مہارت کی صفات موجود نہ ہوتی تھیں انہیں قبیلے میں عزت کا مستحق نہ سمجھا جاتا تھا۔ خالد میں یہ تمام صفات بدرجہ اتم موجود تھیں۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حضرت خالد کا کام صرف گھوڑے دوڑانا ہی تھا۔ دوسرے معززین قریش کی طرح وہ بھی یقیناً صحراؤں کا ملازم رکھ کر انہیں مال تجارت کے لئے ان کے حوالے کر دیتے ہوں گے کہ وہ دوسرے ملکوں میں جائیں اور تجارت سے جو منافع حاصل ہو وہ انہیں لا کر دے دیں۔ البتہ تجارت کے لئے حضرت خالد کا خود مکہ سے باہر نکلنا کسی تاریخ سے ثابت نہیں۔

خالدؓ کی بہادری و کامرانی کا راز

کوئی شخص اپنے فرائض کی بجا آوری میں اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب اسے ان کاموں میں حد درجہ مہارت ہو اور اس میں طبعی طور پر وہ کام کرنے کی استعداد موجود ہو۔ ہمارا روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ اگر کسی شخص کے سپرد کوئی ایسا کام کر دیا جائے جو اس کی طبیعت کے موافق نہ ہو تو وہ اس میں بالعموم ناکام ہوتا ہے۔ اور خواہ کتنا ہی ہوشیار اور ایسی ہی صلاحیتوں کا مالک کیوں نہ ہو وہ متوسط سے دوئم درجے کا ثابت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر فطری استعداد کے ساتھ ساتھ فرائض میں رغبت اور ان کی طرف میلان بھی ہو تو یہ جذبہ سونے پر سہاگہ ثابت ہوتا ہے اور اس شخص کی کامیابی میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

حضرت خالد [illegible] کی [illegible] سے عقل و دماغ [illegible] آپ نے [illegible] کی [illegible] صلاحیتوں [illegible] جنگی [illegible] کی [illegible] کے [illegible] شروع کے [illegible] اور حضرت خالد [illegible] سے زبردست جنگی [illegible] گئے جن میں بڑے بڑے [illegible] کی [illegible] نہیں۔

[illegible] جہاں حضرت خالد [illegible] کی [illegible] جنگ کے میدانوں اور [illegible] آپ [illegible] حضرات [illegible] میں [illegible] والے [illegible] مشکل [illegible] تھے۔ لشکر [illegible] آپ کی [illegible] میں اپنی [illegible] کی کامیابی کا راز کیا تھا۔

آپ کے [illegible] اپنے [illegible] میں آپ کے [illegible] کے [illegible] جہاں سے اسلام کا دور شروع ہوتا ہے۔

خالدؓ کی معاندانہ کوششیں

دوسرے سرداران قریش کی طرح خالد بھی شروع میں اسلام کے محدود [illegible] اور آپ پر ایمان لانے [illegible] اسی مخالفت اور دشمنی [illegible]

[illegible] کہ بعد میں جب کفار مکہ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] [illegible] [illegible] خالد کی [illegible]
مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ۔

جنگ احد کے موقع پر [illegible] اور مسلمانوں [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] ان کی [illegible] خالد نے اپنا [illegible] ان پر [illegible] اور مسلمانوں کی فتح کو [illegible] شکست میں [illegible] ڈالا ۔

اگر خالد اس موقع پر [illegible] [illegible] تمام [illegible]

٭ [illegible] جنگ احد میں [illegible] کو شکست [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس نے [illegible] [illegible] مکہ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ [illegible]

[سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ - طبری جلد ۳ صفحہ ۱۶ - ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ - السیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۱ -

[illegible]
روک سکتے ۔

[illegible]

[illegible]
کر سکیں ۔

[illegible]

[illegible]
صفحہ ۲۱۷ ۔

اور عمرو بن العاص ہی سے درخواست کی گئی کہ اگر مسلمان تعاقب کر کے ان پر حملہ کریں تو وہ ان کی حفاظت کریں۔ چنانچہ یہ دونوں دو سو سواروں کے ساتھ بطور "ساقہ" لشکر کے پیچھے پیچھے رہے تا کہ کسی موقع خطرے کی صورت میں مقابلہ کر سکیں۔

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم کو خالد پر کتنا بھروسہ اور اعتماد تھا۔ انہیں یقین تھا کہ خطرات اور مصائب سے انہیں اگر کوئی شخص محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ خالد ہی ہیں۔ خالد کے اس عظیم ذمہ داری قبول کر لینے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انہیں خود اپنے اوپر کتنا اعتماد تھا اور وہ کس طرح بلا خوف و خطر شدید خطرات میں اپنے آپ کو ڈال دیتے تھے۔ اپنے اوپر اعتماد کا یہی جذبہ ان کی آئندہ پوری زندگی میں کار فرما رہا۔

حدیبیہ کے موقع پر

حدیبیہ کے موقع پر جب رسول کریم صلعم اپنے صحابہ کے ہمراہ خانہ کعبہ کی زیارت کے ارادے سے روانہ ہوئے تو قریش نے آپ کی آمد کا حال سننے پر خالد کو مزید تحقیق کے لئے بھیجا۔ چنانچہ آپ دو سو سوار اپنے ہمراہ لے کر "کراع الغمیم" کے مقام پر پہنچے*۔ وہاں رسول کریم صلعم

* طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۵۰ - السیرۃ الحلبیہ صفحہ ۳۲۲ -

[illegible]

جس میں خالد نمایاں حصہ لیتے ۔

عمرۃ القضاء کے موقع پر

[illegible]

[illegible]

السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۳ ۔

† السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۳ ۔

‡ [illegible]

جلد ۳ صفحہ ۶۶۰ ۔

کرنے کے متعلق ایک سال قبل باقاعدہ معاہدہ ہو چکا تھا اور اکثر مسلمان جو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کے لئے آئے تھے وہ قریش بلکہ خاص ان کے قبیلے میں سے تھے۔ لیکن عقیدے کی پختگی نے ان تمام باتوں کو نظر انداز کر دیا۔

کفر و شرک کی حالت میں وہ اسلام اور مسلمانوں کے شدید دشمن تھے لیکن عقیدے کی وہی پختگی، جو اسلام اور مسلمانوں سے شدید عداوت کا باعث تھی، آگے چل کر اخلاص اور ان کارہائے نمایاں کا باعث بنی جو اسلام لانے کے بعد انہوں نے اس کی نصرت و حمایت میں سر انجام دئیے۔

یہاں پہنچ کر خالد کی کتاب زندگی کا پہلا باب ختم ہوتا ہے۔ اور ایک ایسا دور شروع ہوتا ہے جو پہلے دور سے یکسر مختلف ہے۔ اس نئے دور میں خالد کی شخصیت بالکل نئی صورت میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔ یہ نیا باب خالد کی زندگی ہی کا نہیں بلکہ تاریخ اسلام کا بھی درخشاں باب ہے۔

قبول اسلام سے لے کر رسول اکرم صلعم کی وفات تک

خالدؓ کا اسلام قبول کرنا

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس خیال کو حقیقت

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

[illegible] اور [illegible] کے [illegible] از بعثت [illegible] کے بعد [illegible]
رہ جاتا ہے کہ ۷ھ اور ۸ھ میں سے کس سنہ میں آپ اسلام لائے۔ کتب تاریخ و سیر کی اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ سے چھ ماہ اور غزوہ مؤتہ سے دو ماہ قبل صفر ۸ھ میں اسلام قبول کیا۔ ہمارے اس نتیجے کی بنیاد دو امور پر مبنی ہے۔ (الف) تاریخی شہادتیں۔ (ب) منفی امور جو تاریخی شہادتوں کے مطابق ہیں۔

(الف) سب سے پہلے ہم تاریخی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) ابن سعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں: ''ہم دونوں (خالد اور عمرو بن العاص) رسول اکرم صلعم کی خدمت میں یکم صفر ۸ھ کو حاضر ہوئے*''۔

(۲) بلاذری لکھتے ہیں: ''عمرو بن العاص [illegible] سے پہلے [illegible] سے مسلمان ہو کر آ گئے۔ واقدی کہتے ہیں [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵)

سے کوئی واسطہ نہیں'' ابن اثیر [illegible] کتاب الاصابہ [illegible] ہیں [illegible] اسلام لائے [illegible] (الاصابہ [illegible]) اسد الغابہ میں [illegible] میں آپ نے اسلام [illegible] کرنے کے لائق [illegible] خالد حدیبیہ کے موقع پر [illegible] کے سواروں کے [illegible] کی رقل و حرکت کی خبر لانے کے لئے [illegible] جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)۔

* طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱ و ۲۔

[illegible]
میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے*"۔

[illegible]
داخل ہوئے†"۔

[illegible]
بھی مسلمان ہونے کے لئے مدینہ آ[illegible]‡"۔

[illegible]
کو اسلام لانے تھے☼"۔

[illegible]

* [illegible]
صفحہ ١٨٣۔

† المعارف صفحہ ٩٠۔

‡ الطبری جلد ٣ صفحہ ١٠٣۔

☼ تاریخ مدینہ دمشق جلد ٣ صفحہ ٦٨٦۔

حاضر ہو کر بیعت کی۔ ان کے ساتھ ہی خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری بھی مسلمان ہونے کی غرض سے مدینہ آئے*۔

(ب) ابو الفداء لکھتے ہیں "۸ھ میں خالد بن ولید، عمرو بن العاص السہمی اور عثمان بن طلحہ بن عبد الدار مسلمان ہونے کے لئے مدینہ آئے†"۔

ان کے علاوہ اور بھی سینکڑوں حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم غیر ضروری طوالت سے بچنے کے لئے انہیں درج نہیں کرتے۔

(ب) تاریخی شہادتوں کے بعد اب مخالفات کی شہادت لیجئے۔

(۱) بلاذری فتح مکہ کے حالات میں لکھتے ہیں "رسول کریم صلعم نے فتح کے بعد خانہ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہ کو مرحمت فرمائی جو ۸ھ میں اسلام قبول کر چکے تھے‡"۔ تاریخی شہادتوں سے ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ عثمان بن طلحہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ ہی اسلام قبول کرنے کے لئے مدینہ آئے تھے۔ اس لئے حضرت خالد کا اسلام قبول کرنا بھی ۸ھ ہی میں ثابت ہوتا ہے۔

(۲) ابن جریر ◊ نے حضرت عمرو بن العاص کے اسلام

* الکامل جلد ۲ صفحہ ۱۵۵۔

† تاریخ ابوالفداء جلد اول صفحہ ۱۴۲۔

‡ انساب الاشراف جلد اول صفحہ ۲۳۔

◊ الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ – سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ – الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۹۸۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۸۰ پر)

اس واقعہ سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ عمرۃ القضاء تک حضرت خالد اسلام نہیں لائے تھے۔

رسول کریم صلعم عمرہ سے فارغ ہو کر ذی الحجہ ۷ھ میں واپس مدینہ شریف لے آئے تھے۔ ان امور کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ خالد نے ہجرت کا ارادہ ۷ھ کے آخری ایک یا دو روز میں کیا ہوگا۔ اور یہی اس ارادے سے اپنے بعض دوستوں کو مطلع کیا ہوگا جس سے ان کے اسلام لانے کی خبر مکہ میں پھیل گئی اور ابوسفیان اور عکرمہ کی ابوجہل سے تکرار بھی ہوئی۔

(۴) قابل اعتماد مؤرخین کا بیان ہے کہ [illegible] جس میں حضرت خالد اسلام لائے تھے رسول کریم صلعم کے ساتھ شریک ہوئے، فتح مکہ [illegible] اور [illegible] غزوہ میں [illegible] ان کے حصہ [illegible] غزوہ [illegible] اور فتح مکہ دونوں رمضان ۸ھ میں ہوئے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت خالد ۸ھ میں اسلام لائے تو [illegible] کہ وہ آپ اپنے [illegible] لوگوں کی آنکھوں سے بالکل اوجھل رہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۹)

جلد ۲ صفحہ ۶۱۹ ۔ الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ ۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ ۔ ابن عساکر جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ ۔ سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۸۶۔

۲ مغازی الواقدی صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۱ ۔ سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۵۵۔

۱ الاستیعاب جلد اول صفحہ ۱۵۲ ۔ [illegible] جلد ۴ صفحہ ۱۰۲ ۔ [illegible] الاسلام [illegible] جلد اول۔

[illegible]
دوسرے صحابہ سے علیحدہ نہیں رکھا"۔

[illegible]

[illegible]
خالد صفر ۸ھ میں اسلام لائے †۔

[illegible]

* السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۸۷۔

† [illegible]
"زوال سلطنت روما" میں کرتے ہیں۔

لانے کے متعلق روایات میں بہت اختلاف اور ابہام پایا جاتا ہے۔ اسی لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ واضح اور بین دلیلوں کے ذریعہ آپ کے اسلام لانے کا زمانہ معین کر دیں۔

اب ہم حضرت خالد بن ولید ہی کی زبان سے آپ کے اسلام لانے کا احوال اور واقعہ درج کرتے ہیں*۔ آپ فرماتے ہیں:

"جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنا فضل نازل کرنا چاہا تو اس نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی اور مجھے سوجھ بوجھ اور سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ میں سوچا کرتا تھا کہ میں محمد کے خلاف ہر معرکہ میں گیا لیکن ہمیشہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور ہم مسلمانوں کی شان و شوکت کے مقابلے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آہستہ آہستہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ میں ایک غلط راستے پر چل رہا ہوں۔ کوئی غیبی طاقت زور زور سے میرے دل میں محمد صلعم کے لئے جگہ پیدا کر رہی تھی۔ جب محمد صلعم عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائے تو میں مکہ سے نکل گیا اور جب تک حضور مکہ میں رہے میں وہاں داخل نہ ہوا۔ میرے بھائی ولید بن ولید جو مسلمان ہو چکے تھے محمد صلعم کے ساتھ تھے۔ حضور نے مجھے تلاش کیا لیکن میں کہیں نہ ملا۔ اس پر میرے بھائی نے مجھے یہ خط لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے تعجب ہے کہ تم اسلام سے اس قدر بیگانہ ہو، حالانکہ جس قدر عقل کے تم مالک ہو وہ کبھی بھی اسلام کی حقیقت اور حق سے ناواقف نہیں رہ سکتی۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے تمہارے متعلق دریافت فرمایا اور پوچھا

* طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۰۰۔ تاریخ ابن عساکر جلد ۵ صفحہ ۹۰، ۱۱۱۔ اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۔

[illegible]

[illegible] میدان میں آ گیا ۔

[illegible]

کے بھائی جنگ بدر میں مارے جا چکے ہیں''۔ اس کے بعد میں ، عکرمہ بن ابو جہل سے ملا اور وہی بات جو میں نے صفوان سے کہی تھی اس سے بھی کہی ۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو صفوان نے دیا تھا ۔ تب میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان باتوں کو اپنے تک ہی محدود رکھے اور کسی سے ان کا ذکر نہ کرے ۔ یہ بات اس نے قبول کر لی اور کہا ''میں ان کا کسی سے ذکر نہ کروں گا''۔ عکرمہ کے بعد میں عثمان بن طلحہ سے ملا جو میرا دوست تھا ۔ پہلے تو میں نے وہی باتیں اس سے بھی کہنے کا ارادہ کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اس کے باپ طلحہ ، چچا عثمان اور چار بھائی مسافع ، جلاس ، حارث اور کلاب ، جنگ احد میں قتل کئے جا چکے ہیں ۔ کہیں یہ بھی مجھے وہی جواب نہ دے ۔ اس لئے میں نے خاموش رہنا چاہا لیکن زیادہ دیر تک خاموش نہ رہ سکا اور بات کہنی ہی پڑی ۔ میں نے اس سے کہا کہ ''ہماری مثال اس لومڑی کی سی ہے جو بھٹ میں چھپی ہوئی ہو لیکن بھٹ میں اگر ایک ڈول بھی ڈالا جائے تو اسے وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے ۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ مسلمان ہم پر غالب آ جائیں گے ۔ کیوں نہ ہم پہلے ہی اسلام قبول کر لیں ۔'' میری توقع کے خلاف عثمان نے فوراً آمادگی ظاہر کر دی ۔ اس کے بعد مدینہ جانے کی بات ہوئی اور یہ طے پایا کہ اگلے روز صبح سویرے ایک مقام پر ہم دونوں پہنچ جائیں اور جو پہلے پہنچ جائے وہ دوسرے کا انتظار کرے ۔ اگلے روز ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا کہ ہم دونوں مقررہ جگہ پر پہنچ گئے اور وہاں سے مدینہ کی راہ لی ۔ جب ہم 'ھدہ' کے مقام پر پہنچے تو ہمیں عمرو بن العاص ملے جو حبشہ سے آ رہے تھے ۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا :

[illegible] ''[illegible]'' [illegible] ''[illegible]'' [illegible]
'' [illegible] '' اس کے بعد آپ نے [illegible] '' [illegible]
کی [illegible] اس سے [illegible]
[illegible] فرمایا '' [illegible]
اور [illegible] آگے بڑھے اور انھوں نے رسول اللہ کی بیعت کی۔
[illegible] صفر ۸ ھ [illegible]
[illegible] اسلام قبول کیا اس دن [illegible] رسول اللہ [illegible]
دوسرے صحابہ کے [illegible] کوئی فرق نہیں [illegible]
[illegible] دوسرے صحابہ کے [illegible]
[illegible] حضور نے [illegible]
[illegible] نے حضور کو [illegible] ایک [illegible] بھی [illegible] †

حضرت خالد کی اس [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
کسی لالچ کی خاطر یا کسی پیش آمدہ خطرے سے بچنے کے لئے
یا کسی شخص کے سمجھانے [illegible] سے مسلمان نہیں ہوئے
بلکہ اسی وقت اسلام لائے جب دورے غور و فکر کے بعد انہیں
یقین ہو گیا کہ واقعی اسلام سچا مذہب ہے اور جس عقیدے پر
وہ قائم تھے اس میں سوائے گمراہی اور نقصان کے کچھ نہیں۔
ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] رسول اللہ [illegible]
خالد کے اسلام لانے کی دلی خواہش تھی۔

رسول کریم صلعم کو خالد سے جو تعلق تھا اس کا ثبوت
اس بات سے ملتا ہے کہ [illegible] اسلام لانے کے بعد آپ نے خالد کو
اپنے [illegible] میں سے ایک [illegible] عطا فرمایا۔ یعنی ان کے [illegible]

* یہاں پہنچ کر مؤلف [illegible] کا بیان ختم ہوا۔
† طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱ -

[illegible]

وقت ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی ۔

اسلام قبول کرنے میں دیر

[illegible]

دل میں راسخ ہوگیا"۔

[illegible]

دیتا تھا۔ قریش، جن کے دلوں میں پشتہا پشت سے اپنی سرداری
اور بڑائی کا غرور قائم تھا، کس طرح یہ برداشت کر سکتے تھے کہ
ان کے اور ان کے غلاموں کے درمیان کوئی فرق نہ رہے اور کسی
کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہ ہو۔ چنانچہ وہ اسلام کے
پکے دشمن بن گئے۔ یہ دشمنی اس وقت اور بھی بڑھی جب
مسلمانوں کے مقابلے میں قریش کو پے در پے شکستیں ہونے لگیں
اور ان کے سردار ان جنگوں میں کثرت سے مارے جانے لگے۔
خصوصاً جنگ بدر میں جہاں مسلمانوں کے ہاتھوں چند سرداران قریش
کی بھاری تعداد موت کے گھاٹ اتر گئی۔ خالد کے لئے اس دین
کی پیروی بہت مشکل ہوتی تھی جس نے ان کے عزیزوں اور قرابت داروں
کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا، اور ان کے بدلوں کا
ان سے جنون چڑھا تھا۔ چنانچہ جس روز خالد نے اسلام لانے کا
ارادہ کیا اور اپنے اس ارادے سے عکرمہ بن ابی جہل کو
مطلع کیا تو وہ حیران ہو گیا اور کہنے لگا "تم صابی ہو گئے!"
خالد نے کہا "میں صابی نہیں ہوا۔ مسلمان ہوا ہوں۔"
عکرمہ نے کہا "خدا کی قسم! اگر سارے قریش اسلام لے
آتے مگر مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔" خالد نے پوچھا
"کیوں؟" عکرمہ نے جواب دیا "تمہیں وہ وقت یاد نہیں کیا جب
بدر کے موقع پر تمہارے چچا اور بھائی مارے گئے تھے؟
کم از کم تمہیں تو اسلام نہیں لانا چاہئے تھا۔ تم تو
یہیں رہتے اور قریش مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے تیار بیٹھے
تھے۔ اس موقع پر تم ان سے علیحدگی اختیار کرنے لگے ہو؟"
لیکن خالد کے دل میں اسلام کی حقانیت کا نقش راسخ ہو چکا تھا۔
وہ اس قسم کی اشتعال انگیز باتوں میں نہ آئے اور صاف صاف
جواب دے دیا کہ "یہ سب اس جاہلیت کی نشانی تھی۔ میں اسی

[illegible] اسلام قبول کرلیا"۔

[illegible]

غزوۂ موتہ †

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* مغزی الواقدی صفحہ ۳۰۰ و ۳۰۱۔
† موتہ، شام کے علاقہ بلقاء کی سرحد پر ایک بستی ہے۔
‡ [illegible] حوران بھی کہتے ہیں۔

[illegible]

موتہ کا رخ کیا۔ وہاں رومیوں اور ان کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔

زید بن حارثہ بڑے اچھے مجاہد تھے شہید ہو گئے۔ ان کے بعد جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لیا اور لڑنا شروع کیا۔ جب لڑائی نے زور پکڑا تو وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور لڑتے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے قیادت سنبھالی اور شہادت پائی۔

اب مسلمانوں کے لشکر میں کوئی سردار نہ تھا جو ان میں نظام قائم رکھتا اور وہ مقصد پورا لاتا جس کے لئے اس لشکر کو بھیجا گیا تھا۔ مسلمان اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئے۔ دشمن کے مقابلے میں ان کی مصیبت آئے اور شکست کی [illegible] دشمن انہیں آسانی سے پیس [illegible] اس نازک موقع پر مسلمانوں کی نظریں حضرت خالد بن ولید پر پڑیں اور انہیں اپنا قائد منتخب کر لیا۔

خالد ایک ایسے [illegible] اور [illegible] لشکر کے قائد منتخب ہوئے تھے جس کی تعداد تین ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ اس کے مقابلے میں دشمن* [illegible] لاکھ [illegible] ہزار لشکر ان کے سامنے میں موجود تھا جسے اپنی قوت و طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ یہ رومی لشکر [illegible] اور [illegible] کامیابی کے نشے میں [illegible] مسلمانوں کو [illegible] کے درپے تھے۔ اس موقع پر خالد کی جنگی [illegible] کام آئی اور انہوں نے لشکر کو [illegible] سے بچائے اور [illegible] دشمن کے نرغے

* یہ دو لاکھ سے اوپر تعداد ہے جو مؤرخین عرب نے رومیوں کے لشکر کی لکھی ہے۔

[illegible] وہ حالت نہ تھی جو ایک روز پہلے تھی ۔

[illegible] قبل تک نظر آرہی تھی ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] معرکہ میں کبھی نہیں ہو سکتی تھی۔

[illegible]

صفحہ ۱۶۷ - اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ -

[illegible]

جس کی مثال نہیں مل سکتی* ۔

لیکن یہ روایت [illegible] لحاظ سے [illegible] قبول نہیں ۔ مشہور [illegible] مستند کتب تاریخ اس روایت کی تائید نہیں [illegible] ۔ بڑے بڑے مؤرخین جن میں ابن سعد خود بھی شامل ہیں ، اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت خالد نے [illegible] اپنی [illegible] سے [illegible] کر دشمن کے حملے کو روکا اور آہستہ آہستہ اپنے لشکر کو پیچھے ہٹا کر اسے دشمنوں کے نرغے سے نکال لائے ۔

اس کے علاوہ [illegible] کے لیے یہ بات [illegible] تین ہزار کا مختصر لشکر [illegible] دشمنوں کے [illegible] پر فتح [illegible] ہو جاتا [illegible] سوال پیدا ہوتا [illegible] انہوں نے کتنے ہزار رومی قتل کیے اور کس قدر مال غنیمت [illegible] مسلمان مؤرخین ہر حملے کا ذکر کرتے وقت اس کے مقتولین کی تعداد اور مال غنیمت کی مقدار کا ضرور تذکرہ کرتے ہیں ۔ لیکن اس موقع [illegible] بالکل خاموش ہیں ۔ آخر کیوں ؟

ابن ہشام اور ابن رشد [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں نے خالد کو [illegible] اور [illegible] میدان جنگ میں فتح [illegible] ۔ [illegible] مؤرخین نے [illegible] کو [illegible] فتح [illegible] کیونکہ تین ہزار مسلمانوں کا [illegible] [illegible] [illegible] سمجھا جاتا [illegible]

* طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۹۳ ۔

[illegible] سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ [illegible] ۔ [illegible] البدایہ والنہایہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] جانیں گے"۔

[illegible]

[illegible] معنی نہیں۔

تاہم اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تین [illegible]

[illegible] آدمی شہید ہوئے، حضرت خالد کا ایک ایسا [illegible]

[illegible]

ہماری رائے کی تائید بعض اشعار سے بھی ہوتی ہے جو اس موقع پر کہے گئے تھے۔ چنانچہ ان میں [illegible] لکھے ہیں:

فواللّٰه لاتنفک نفسی تلسومنی
علی موقفی والخیل قابعة قبل
علی انی آسیت نفسی بخالد
الا خالد فی القوم لیس له مثل
وجاشت الیّ النفس من نحو جعفر
بموتة اذلاینفع النابل النبل
وضم الینا حجزتیهم کلیهما
مهاجرة لامشرکون ولا عذل

(خدا کی قسم میرا نفس مجھے [illegible] پر ملامت [illegible] اس روز [illegible] میں سے [illegible] کوئی نہیں [illegible] جعفر کی شہادت [illegible] تیر اندازوں کی طرف سے [illegible] کوئی فائدہ [illegible] اور جب رومیوں کی [illegible] دو اطراف [illegible] ہم پر ٹوٹ پڑی تھیں)۔

[illegible] تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"[illegible] اس موقع پر [illegible] مسلمانوں [illegible] رومی سپاہ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] اور [illegible]

[illegible]

سے بچا لیا۔"

[illegible]

[illegible]

ماننے۔ ۱۰ رمضان ۸ ھ کو بدھ کے روز بعد نماز عصر مدینہ سے

[illegible]

☆ السیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۹۵ -

[illegible]
صفحہ ۹۶ -

[illegible]
۲۶۷ - الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ - السیرۃ الحلبیہ جلد ۳
صفحہ ۱۰۹ -

☆ معجم البلدان جلد ۶ صفحہ ۹۳ -

داخل ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب رسول کریم صلعم کی جانب سے حضرت خالد کو قیادت اور امارت کا شرف حاصل ہوا۔

مکہ پہنچ کر رسول کریم صلعم نے [illegible] کو [illegible] زبیر کو 'کُدی' اور خالد کو 'لیط' کے راستے سے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ نبی [illegible] 'اذاخر' کے راستے سے داخل ہوئے اور مکہ کی بلندی پر پہنچ کر سواری سے اتر گئے۔ وہیں آپ کے لئے ایک خیمہ استادہ کر دیا گیا۔ اس طرح مسلمانوں کا لشکر مکہ میں چار اطراف سے داخل ہوا۔

رسول اللہ [illegible] تھے۔ اسی لئے آپ نے اپنے سرداروں کو حکم دے رکھا تھا [illegible] صرف اسی وقت [illegible] جب [illegible] کوئی ان کے راستے میں مزاحم ہو اور [illegible] لڑنے پر اتر آئے [illegible] کی [illegible] صورت [illegible] ہوئی [illegible] اور [illegible] بعض لوگوں [illegible] ○ [illegible]

* [illegible] ابن ہشام جلد ۲ صفحہ [illegible] ۔ [illegible] جلد ۳ صفحہ ۱۱۸ ۔

† طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۹۸ ۔

‡ [illegible] اور [illegible] ۔

○ [illegible] (بلاذری صفحہ ۵۵) [illegible] مکہ [illegible] ۔

[illegible]

* بلاذری صفحہ ۳۶ ۔

† مسلمان شہداء کے نام یہ ہیں : (۱) کرز بن جابر جو [illegible]

[illegible] تھی ، چوبیس قریش میں سے تھے اور چار [illegible] (طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۹۸ ۔ ابوالفداء [illegible] لکھتے ہیں ۔ تاریخ ابوالفداء جلد ۱ [illegible]

میں اس طرح کیا گیا ہے :

[illegible]
فتح مکہ سے پہلے ایک فتح کرا دی) ۔

[illegible]
موت بن کر آیا ہے ۔

[illegible]

[illegible]
٭٭ الطبری ۳ صفحہ ۱۱۷

رسول اللہ کی شدید خواہش تھی کہ کعبہ کو اس حال میں [illegible]

سو سانٹھ بتوں میں سے کسی بت کا نشان باقی نہ ہو۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۰۳ پر)

ہے۔ [illegible] خالد [illegible] واقف [illegible]
زندگی [illegible] کرنے کے [illegible] تو [illegible] معلوم ہو جاتا ہے کہ
حضرت خالد کا اس [illegible] کی [illegible] میں [illegible]
یہ امر [illegible] ہے کہ ایسی [illegible] بڑے لشکر کی [illegible]
صرف [illegible] کر [illegible] اور [illegible] کے اس
کی چیز نہ تھی۔

مکہ میں داخل ہوتے وقت حضرت خالد نے [illegible]
سرانجام دیا اور راہ میں حائل ہونے والے لشکر [illegible]
مقابلہ کیا اس کا اعتراف بہت سے مسلمان و [illegible]
نے کیا ہے۔ ذیل میں حماس بن قیس بکری کے [illegible]
لئے جاتے ہیں۔ یہ شخص ان لوگوں میں سے [illegible]
حضرت خالد کا مقابلہ کیا تھا۔ جب ان لوگوں نے شکست
کھائی [illegible] بھاگ کر اپنے گھر پہنچا اور [illegible]
[illegible] اس کی [illegible] پر اس کو
لعنت ملامت کی تو اس نے یہ اشعار کہے*۔

انک لو شهدت یوم الخندمه
اذ فر صفوان و فر عکرمه
[illegible]
[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱)

[illegible] تجی - سیرۃ [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible] ۲۰۹ [illegible]
جلد ۳ صفحہ [illegible] و ۱۲ [illegible] جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ -

* سیرۃ [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible] - الطبری جلد ۳
صفحہ ۱۱۹ -

يقطعن كل ما علا و جمجمه
ضرباً فلا تسمع الا غمغمه
لهم نهيت خلفنا و همهمه
لم تنطقي في اللوم ادنیٰ کلمه

[illegible]
کہتی) ۔

[illegible]
جانب بڑی توجہ فرمائی ۔

عزیٰ بت کا انہدام ۔

[illegible]
عزیٰ بت کو منہدم کرنے کے لئے نخلہ روانہ فرمایا ۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]
بنی شیبان کے سپرد تھا"۔

[illegible]
کرنا زیادہ دشوار نہیں ہوگا۔

[illegible]
تھیے کہ آپ نے اس کے انہدام کا ارادہ کرلیا۔

[illegible]

[illegible]
الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۲۳۔

[illegible]

سے ہی نہیں بلکہ دینی نقطۂ نظر سے بھی -

[illegible]

[illegible]

قبل تمام عرب قبائل کی آنکھیں قریش کی طرف ہی لگی ہوئی [illegible]

[illegible]

ہو جاتے ہیں ؟ جب قریش نے بھی اسلام کے آگے [illegible]

[illegible]

* بنو جذیمہ قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ تھے اور [illegible]

[illegible]

رسول اللہ نے فتح مکہ کے اس نتیجے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ان قبائل عرب میں جو مکہ کے گرد آباد تھے، مختلف اشخاص کو بھیجنا شروع کیا۔

انہی لوگوں میں حضرت خالد بن ولید بھی تھے۔ عزیٰ کے انہدام کے بعد* رسول اللہ نے، جبکہ آپ مکہ میں ہی قیام فرما تھے، حضرت خالد کو ساڑھے تین سو مہاجرین و انصار اور بنو سلیم وغیرہ کے ساتھ† دعوت اسلام کی غرض سے بنو جذیمہ کی جانب روانہ فرمایا لیکن انہیں قتل و قتال کا حکم نہیں دیا۔

حضرت خالد، رسول اللہ کے حکم کے مطابق شوال ۸ ھ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر مکہ سے روانہ ہوئے اور بنو جذیمہ کے چشمہ غمیصاء‡ پر پہنچ کر آپ نے اس قبیلے کو خطاب کیا اور انہیں حکم دیا کہ "ہتھیار رکھ دو کیونکہ قریش مکہ نے اسلام

* تمام اہل مغازی اور مؤرخین کا اتفاق ہے کہ حضرت خالد کو بنو جذیمہ کی طرف فتح مکہ کے بعد اور غزوۂ حنین سے قبل شوال ۸ ھ میں بھیجا گیا تھا (فتح الباری، شرح بخاری جلد ۸ صفحہ ۴۴ ـ شرح عینی بخاری جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۲)۔

† واقدی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد کے ساتھ بنو سلیم کے سات سو سوار تھے، انصار میں سے سوائے حضرت ابو قتادہ بن ربعی کے اور کوئی نہ تھا۔ یہ ابو قتادہ وہی شخص ہیں جو معاملہ بنی جذیمہ کے قتل کے بعد حضرت خالد کی فوج سے علیحدہ ہو کر مدینہ آگئے اور حضرت ابو بکر صدیق سے آپ کی شکایت کی۔

‡ غمیصاء بنو جذیمہ کا ایک چشمہ تھا (الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)۔

[illegible]
کو قتل کرا دیا۔

[illegible]

[illegible]

کہ کیا حضرت خالد [illegible] ؟ [illegible]
مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں :

(۱) حضرت خالد نے [illegible] کے حق [illegible]
[illegible]

(۲) کیا حضرت خالد [illegible]

(۳) اگر غلطی [illegible]
اور [illegible]
محض ایک اتفاق غلطی تھی ؟

(۴) [illegible]
کوئی جواز تھا اور اگر جواز تھا تو کیا تھا ؟

[illegible]
ان کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

* اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(باقی صفحہ ۱۰۹ پر)

[illegible]

خون بہا ادا کرنے کے کوئی معنی نہیں تھے -

[illegible]

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸)

[illegible]

صفحہ ۲۸۷ - الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۲۳) -

[illegible]

نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان سے پوچھا "تم کس دین کے پیرو ہو"؟ انہوں نے کہا "ہم مسلمان ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں"۔ حضرت خالد نے پوچھا "اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ تم نے اسلام لانے ..." انہوں نے جواب دیا "اس رات جس رات ہم نے یہ سنا کہ رسول اللہ نے ان لوگوں کی جان بخشی کر دی ہے جنہوں نے اپنے ہتھیار رکھ دئے اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ چنانچہ ہم بھی اسلام لے آئے اور نماز ادا کرنے لگے"۔

ابن سعد، طبقات* میں لکھتے ہیں:

جب حضرت خالد ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا "ہم مسلمان ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ کی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے گھروں کے صحنوں میں مسجدیں بنا رکھی ہیں اور ہم ان میں اذانیں بھی دیتے ہیں"۔

یعقوبی لکھتے ہیں:

حضرت خالد نے ان سے کہا "ہتھیار رکھ دو" انہوں نے جواب دیا "ہم اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھاتے، ہم مسلمان ہیں۔ رسول اللہ نے آپ کو جس کام کے لئے بھیجا ہے، اسے شروع کیجئے۔ اگر انہوں نے آپ کو زکوٰۃ اکٹھی کرنے کے لئے بھیجا ہے تو یہ ہمارے اونٹ اور بکریاں حاضر ہیں، آپ انہیں رسول اللہ کی خدمت میں لے جائیں"۔

---

* طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۔

† الیعقوبی جلد ۲ صفحہ ۶۳۔

[illegible] ہو چکے تھے۔

[illegible] صحابہ بھی موجود تھے۔

[illegible] کر دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

[illegible]

حالانکہ ان کا قتل کرنا کسی صورت میں بھی جائز [illegible]
کے بعد رسول اللہ نے ان [illegible] ادا [illegible]

تیسرے سوال کا جواب [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اظہار [illegible] صرف [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ کے حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت خالد [illegible]
[illegible]
بوجھ کر کیا ہو۔

بعض لوگ [illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible]
حضرت علی [illegible]
[illegible]

* الاستیعاب جلد اول صفحہ ۱۶۷ -

ا - سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ [illegible] - الطبری جلد ۳
صفحہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
کا انتقام لیا گیا ۔

[illegible]
نہیں لیا جا سکتا ۔

بنو جذیمہ کے قتل کا اصل سبب

[illegible]

[illegible]
انہیں کیا غلط فہمی لاحق ہوئی ؟

[illegible]

ابن اسحق نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت خالد نے فرمایا کہ میں نے اپنی مرضی سے بنو جذیمہ سے جنگ نہیں کی بلکہ عبداللہ بن حذافۃ السہمی کے زور دینے اور ان کے یہ کہنے پر کی کہ رسول اللہ صلعم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ان سے جنگ کرو کیونکہ وہ ابھی تک اسلام نہیں لائے۔ لیکن یہ روایت بھی قابل استناد نہیں کیونکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو حضرت خالد پر طعن و تشنیع کی کوئی وجہ نہ ہوتی بلکہ اس صورت میں سارا الزام عبداللہ بن حذافہ پر عائد ہوتا اور وہ رسول اللہ صلعم کی جانب غلط بات منسوب کرنے اور مسلمانوں کو قتل کرانے کی وجہ سے کسی صورت میں بھی رسول اللہ کی ناراضگی سے نہ بچ سکتے۔ ہم حضرت ابن حذافہ یا کسی اور صحابی کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کر سکتے کہ وہ رسول اللہ صلعم کی جانب غلط بات منسوب کر سکتے تھے۔ پھر یہ بات بھی محل نظر ہے کہ مذکورہ بالا روایت کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنو جذیمہ اس وقت تک کافر تھے اور اسلام سے برگشتہ۔ حالانکہ ہم دلائل و مستند روایات کی رو سے ان کا مسلمان ہونا ثابت کرچکے ہیں۔

اس ضمن میں سب سے زیادہ صریح اور قابل اعتماد روایت وہ ہے جو حضرت امام بخاری نے حضرت ابن عمر کی زبانی سے بیان کی ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے خالد بن ولید کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے بجائے اسلمنا (ہم اسلام لائے) کہنے کے صبانا، صبانا (ہم صابی ہو گئے، ہم صابی ہو گئے) کہنا شروع کر دیا۔ یہ سن کر خالد نے

* یہی روایت ابن ہشام نے بھی ابو عمرو المدنی سے نقل کی ہے (ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۸۳)۔

[illegible]

سے بری الذمہ ہوں"۔

[illegible]

[illegible]

* عینی، شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۳۔

† فتح الباری [illegible]

در حقیقت اسلام قبول کرنے سے انکار کر رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے انہیں تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ رسول اللہ، حضرت خالد پر اس لئے ناراض ہوئے کہ انہوں نے جلدی کیوں کی اور معاملہ فہمی سے کام کیوں نہ لیا"۔

امام ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنۃ * میں حضرت خالد کے اس فعل کا وہی سبب بیان کرتے ہیں جو علامہ طبری اور ابن جریر وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "بنو جذیمہ نے [illegible] "صبأنا صبأنا" کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اسلام قبول نہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں قتل کر [illegible] حضرت خالد نے [illegible] رسول اللہ صلعم کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی۔ وہ دل و جان سے آپ کے مطیع تھے۔ لیکن چونکہ [illegible] فی الدین میں [illegible] اس لئے آپ کی نظروں سے [illegible] آپ سے [illegible] طور پر سمجھ نہ سکے۔ حضرت خالد نے رسول اللہ کے احکام کی مخالفت نہیں کی اور [illegible] لوگوں کو قتل کیا [illegible] ان کے زمانہ مسلمان تھے۔ [illegible] اتفاقیہ [illegible] سرزد ہو گئی۔ اسی قسم کی [illegible] اسامہ بن زید سے اس آدمی کے قتل [illegible] میں ہو گئی تھی جس نے [illegible] لا الہ الا اللہ [illegible] اپنی زبان سے ادا کر دیا تھا"۔

علامہ شبلی، امام ابن تیمیہ اور دیگر مشہور مؤرخین حضرت [illegible] نے اس حادثہ کے بارے میں [illegible] اور حضرت

* منہاج السنۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹۔

[illegible] تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۹۹۔

[illegible]

کسی پرانے جھگڑے کا انتقام ہرگز نہیں لیا ۔

[illegible]

[illegible]

بعد جب ہوازن کا معرکہ پیش آیا تو آپ اسلامی فوج کے مقدمۃ الجیش کے سالار مقرر ہوئے۔

غزوۂ ہوازن*

رسول اللہ صلعم مکہ سے ۶ شوال ۸ ھ کو ہفتہ کے روز قبیلہ ہوازن کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار کے اس لشکر کے علاوہ جو مدینہ سے آپ کے ہمراہ آیا تھا دو ہزار کے قریب افراد مکہ میں سے، جو غنیمت کے لالچ یا قومی عصبیت کی وجہ سے آپ کے ہمراہ نکل کھڑے ہوئے تھے۔ حضرت خالد بن ولید، بنو سلیم کے سو سواروں کے ہمراہ مقدمۃ الجیش پر متعین تھے۔† رسول اللہ نے مکہ سے نکلنے سے قبل بنو سلیم کو آگے روانہ کر دیا تھا اور ان کی کمان حضرت خالد کے سپرد کر دی تھی۔ آپ جعرانہ‡ تک مقدمۃ الجیش پر ہی متعین رہے۔ ۱۰ شوال کو منگل کے روز شام کے وقت رسول اللہ حنین کے مقام پر پہنچ گئے۔

فتح و کامرانی اور ہوازن و ثقیف کے مقابلہ میں جب لشکر اسلامی

* ہوازن ایک بہت بڑا قبیلہ تھا جس کی کئی شاخیں تھیں۔ یہ قبیلہ، ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن الیاس بن مضر کی طرف منسوب تھا (عینی، شرح بخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۶)۔

† السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۵۔

‡ جعرانہ، طائف اور مکہ کے درمیان لیکن مکہ سے نسبتاً قریب ایک چشمہ ہے (معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۱۰۹)۔

[illegible]
میں یوں کھینچا گیا ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]
جلد ۱، صفحہ ۲۹۴)۔

† طبقات ابن سعد، جلد ۲، صفحہ ۱۰۹۔

آندھی بڑی -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۲۱ پر)

[illegible]
میں حاضر ہو گئے ۔

حضرت خالد رسول اللہ کی خدمت میں نہ صرف جلد حاضر [illegible]
تعلق تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور خود [illegible]
آپ کی تیار داری کے لئے مختلف ہدایات دیں* ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۰)

[illegible]

* [illegible]

غزوۂ طائف*

ہوازن کی شکست خوردہ فوج طائف جا کر بند ہو گئی تھی اور جنگ کی تیاریاں کرنے لگی۔ [illegible] کر ان سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت خالد [illegible] کے [illegible] سواروں کے [illegible] لشکر کے ساتھ تھے۔ اسلامی لشکر کی تعداد [illegible] اس نے طائف پہنچ کر قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرے کے دوران میں حضرت خالد [illegible] تھا۔ [illegible] چیلنج کے [illegible] کے سردار [illegible] جواب دیا: ''ہم میں سے کوئی شخص تمہارے مقابلے کے لیے نہیں اترے گا۔ ہم [illegible] قلعے میں [illegible]

* طائف، مکہ سے [illegible] کے فاصلے پر [illegible] یہاں [illegible] انگوروں اور کھجوروں کے باغات یہاں بکثرت ہیں۔ [illegible] کرتے تھے [illegible] ''الطائف [illegible] مشہور ہے اور انگوروں اور کھجوروں کے باغات کے لیے مشہور ہے۔ [illegible] کے مشرق میں دو یا تین منزلوں پر واقع ہے''۔

تک کے لئے کافی ہے"۔

[illegible]
اسے کچھ نہ کہو۔ شاید یہ نماز پڑھتا ہو"۔

[illegible]

* السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵۔

† بعض نے کہا ہے کہ اس منافق کا نام معتب [illegible] بعض کہتے ہیں کہ وہ ذوالخویصرہ تمیمی تھا ([illegible] ۳ صفحہ ۱۷۱)۔

بنو مصطلق

[illegible]

بیٹھے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۷)۔

[illegible]

[illegible]

یہ آیات نازل ہوئیں۔

[illegible] جو ایمان لے آئے ہو اگر [illegible] اور بعد میں اپنے کئے پر نادم ہو)۔

[illegible] سے ہے†۔

[illegible]

* الاغانی جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ ، مطبوعہ دارالکتب۔

† تفسیر الطبری جلد ۲۶ صفحہ ۷۹۔

(١) مؤرخین اور مفسرین [illegible]
[illegible] نزول کے [illegible] مصطلق کے [illegible] بعض
کہتے ہیں کہ جب ولید بن عقبہ [illegible]
اور اس نے [illegible] اور [illegible]
کے لئے تیار [illegible] رسول اللہ [illegible]
اور مسلمانوں میں [illegible]
سے جنگ کرنے کے لئے [illegible]
ابھی کوئی عملی قدم نہیں [illegible] مصطلق کا
وفد رسول اللہ کی خدمت میں [illegible]
[illegible] ولید [illegible]
[illegible] ارادہ [illegible] رسول اللہ [illegible]
اور یہ آیت نازل ہوئی *۔

اس کے برعکس بعض مؤرخین اور مفسرین [illegible]
رسول اللہ نے ولید کے [illegible] خالد [illegible]
مصطلق سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔

ہمارے نزدیک [illegible]:

(الف) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

* [illegible]
[illegible]

[illegible]

تو لڑائی کے لئے تیار بیٹھے ہیں ۔

[illegible]

بیان ہے۔

[illegible]

[illegible] الاغانی جلد [illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۰ ۔

† الاغانی جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ ۔

[illegible]

دومة الجنـــدل*

[illegible]

* [illegible]
(جلد ۲ صفحه ۱۱۹) -

[illegible] صفحه ۲۸۶ -

[illegible]

* طبقات ابن سعد جلد ٣ صفحة ١١٩ ، ١٢١ ، السيرة جلد ٣ صفحة ٢٨٦ و ٢٨٤ .

نجران

رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولید کو ربیع الاول یا بعض روایتوں کے مطابق جمادی الثانی ۱۰ھ میں چار سو مسلمانوں کے ساتھ بنو الحارث بن کعب کے پاس نجران بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ ان لوگوں سے جنگ کرنے سے پہلے انہیں تین بار دعوت اسلام دینا۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ان میں رہ کر انہیں کتاب اللہ، سنت نبوی اور احکام اسلام کی تعلیم دینا، ورنہ ان سے جنگ کرنا۔ چنانچہ حضرت خالد وہاں گئے اور دعوت اسلام دینے کے لئے اپنے لوگوں کو چاروں طرف بھیج دیا۔ وہ یہ کہتے پھرتے تھے "اے لوگو! اسلام لے آؤ تم محفوظ رہو گے"۔ چنانچہ تمام قبیلہ اسلام لے آیا۔ حضرت خالد رسول اللہ کی ہدایت کے مطابق انہیں دین کی تعلیم دینے کے لئے وہیں ٹھہر گئے | اور رسول اللہ کو ایک خط کے ذریعے ان کے قبول اسلام کی اطلاع دے دی۔ رسول اللہ نے حضرت خالد کو لکھا کہ وہ بنو الحارث کا ایک وفد اپنے ہمراہ لے کر مدینہ آئیں |۔ چنانچہ حضرت خالد ایک وفد اپنے ہمراہ لے کر مدینہ پہنچ گئے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ رسول اللہ نے وفد

* ابن اثیر نے ربیع الاول لکھا ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

| سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۳۹۔ الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۶۔

| دونوں خطوط کی عبارت کے لئے دیکھئے سوانح میں ... ، سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۴۰۔ الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۶۔

[illegible]

[illegible]
اکثر لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے[1] ۔

اس روایت کے متعلق چند امور قابل غور ہیں ۔

[illegible]

[illegible]
صفحہ ۱۵۹ ۔

[1] الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ ۔

[illegible]

کان نہ دھرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ روایت موجود ہے ، جلد ۳ صفحہ ۱۶۷ -

[illegible]

کمائی نصیب ہوئی۔

غرضکہ طبری کی روایت عقل اور تاریخ دونوں لحاظ سے قابل قبول نہیں۔

رسول اللہ کے زمانے میں حضرت خالد نے جو کارہائے [illegible]

نہ کیا۔ چنانچہ حضرت خالد خود فرماتے ہیں "جب سے میں [illegible]

لیکن ان کی بے نظیر خدمات کا سلسلہ رسول اللہ [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
جا سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

تمہید

[illegible]
کی تھی۔

[illegible]
[illegible] لینے کی ممانعت۔ اس کے علاوہ ان کی ترمت کی [illegible] کی
[illegible] بڑی وجہ یہ تھی کہ ان میں سے اکثر کو [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سے انہیں کلی طور پر نجات حاصل نہ ہوسکی۔ ان کے دل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کا تاوان ہے جو ان پر عاید کیا گیا ہے۔ انہیں یہ ڈر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور معاشرے میں توازن برقرار رہے۔

[illegible]

[illegible]

کے سارے قبائل اس طوفان میں بہہ گئے تھے ۔

[illegible]

[illegible]

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۱۹۷ — ۱۹۹ ۔

[illegible]

کو اسامہ کی قیادت میں شام کی جانب بھجوا دیا۔

[illegible]

نہ ہو گا۔

[illegible]

س کے کہ لشکر اسلام پہنچ کر انہیں تباہ و برباد کر دے

[illegible]

تیار، علم تیار کئے گئے تھے اور ہر علم ایک سردار

[illegible]

دیکھیں، طبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ و ۲۲۷ -

[illegible]

واقع ہے۔ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸ -

فوج کو لے کر اپنی اپنی منزل مقصود کو روانہ ہو گئے۔

ذیل میں ہر سردار اور اس کی منزل مقصود کی تفصیل درج کی جاتی ہے:

(۱) خالد بن ولید: آپ کو حکم دیا گیا کہ سب سے پہلے بزاخہ جا کر طلیحہ بن خویلد اسدی سے جنگ کریں اور جب وہاں سے فارغ ہو جائیں تو بطاح جا کر مالک بن نویرہ کی سرکوبی کریں۔

(۲) عکرمہ بن ابو جہل: انہیں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا گیا۔

(۳) شرحبیل بن حسنہ: انہیں عکرمہ کے پیچھے ان کی مدد کے لئے روانہ کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ جب مسیلمہ کذاب سے فراغت حاصل ہو جائے تو وہ حضرموت جا کر بنو کندہ پر حملہ کریں۔

(۴) مہاجر بن ابی امیہ: انہیں اسود عنسی کی سرکوبی کے لئے صنعاء روانہ کیا۔

(۵) حذیفہ بن محصن: انہیں دبا جا کر دشمن کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

(۶) عرفجہ بن ہرثمہ: انہیں اہل مہرہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا۔ حذیفہ اور عرفجہ کو یہ حکم بھی دیا گیا کہ دونوں ایک ساتھ رہیں، جب عمان میں رہیں تو حذیفہ امیر ہوں گے اور عرفجہ ان کے ماتحت اور جب مہرہ میں ہوں تو عرفجہ امیر ہوں گے اور حذیفہ ماتحت۔

(۷) سوید بن مقرن: انہیں تہامہ جا کر اہل تہامہ سے جنگ

کرنے کا حکم دیا گیا۔

(۸) علاء بن حضرمی: انہیں بحرین بھیجا گیا۔

[illegible]
ہوازن سے جنگ کرنے لئے روانہ کیا گیا۔

[illegible]
بھیجا گیا۔

[illegible]
مطیع کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

[illegible]
خطاب کے مستحق تھے۔

[illegible]

[illegible]
کا حال بیان کرتے ہیں :-

[illegible]

[illegible]
حاصل ہو سکے جو رسول اللہ کو حاصل تھی ۔

[illegible]

[illegible]
ہو کر خلیفہ کی فرمانبرداری اختیار کر لی ۔

حضرت صدیق نے حضرت خالد کو حکم دیا تھا کہ وہ
[illegible]
بعد بزاخہ جائیں [illegible] وہاں سے بطاح ۔ اور ایک جگہ سے فارغ
ہو کر دوسری جگہ [illegible] قبضہ کرنے سے پہلے انہیں تمام واقعات
سے مطلع کر دیں ۔

[illegible]
کے ایک معزز شخص عدی بن حاتم کو، جو باستور اسلام پر
[illegible]

[illegible]
سے ہی دوستی تھی ۔ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ ۔

[illegible]
ہیں ۔ معجم البلدان جلد ۱ صفحہ ۳۱۸ ۔

[illegible]
۱۶۱ ۔ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ ۔

[illegible]

سے خبردار کرنا شروع کیا۔ ان لوگوں کی سمجھ میں بات آ گئی اور انہوں نے عدی سے کہا کہ خالد کے یہاں پہنچنے پر اس دن کے لئے انہیں روکے رکھیں، تا کہ وہ اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو جو طلیحہ کے لشکر میں شامل تھے، اس کے لشکر سے علیحدہ کر لیں۔ کیونکہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا اور ہم نے پہلے ہی سے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا تو طلیحہ ہمارے آدمیوں کو مروا ڈالے گا یا قید کر لے گا۔* چنانچہ عدی نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت خالد مقام سنح† پہنچے تو عدی ان کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ "آپ تین دن تک انتظار کریں۔ اس عرصے میں قبیلے کے پانچ سو جنگجو مند آدمی جمع ہو جائیں گے اور پھر آپ دشمن پر بھرپور حملہ کر سکیں گے۔ اس بات کا انتظار اس سے بہتر ہے کہ آپ انہیں اپنی تلوار سے آگ میں جھونک دیں اور پھر ان کا تماشا دیکھیں!" حضرت خالد نے ان کی درخواست قبول کر لی۔ اس عرصے میں قبیلہ طے کے جو آدمی طلیحہ کے لشکر میں تھے وہ واپس آ گئے اور اسلام قبول کر کے حضرت خالد کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ اس طرح ان کی جمعیت میں معتدبہ اضافہ ہو گیا۔ اب حضرت خالد نے قبیلہ طے کی دوسری شاخ "جدیلہ" کی طرف جانے کا قصد کیا جو "انسر"‡ مقام پر آباد تھی۔ عدی نے ان سے کہا "قبیلہ طے ایک پرندے کی مانند ہے اور جدیلہ اس کا ایک پر ہے۔ آپ مجھے چند روز کی مہلت دیں تا کہ میں جدیلہ کو

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ ۔

† طے کے پہاڑوں کے نزدیک عرب کا ایک چشمہ ۔ معجم البلدان جلد ۵ صفحہ ۱۳۹ ۔

‡ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ ۔

[illegible]

ہو گیا۔

[illegible]

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ -

[illegible] سے لڑنے پر مجبور نہیں کریں گے"۔

[illegible] بھی نہ رہے"۔

[illegible] قبیلے والے لڑنا چاہیں"۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وحدیثا لاتنساہ" (تیرے پاس بنی ویسی ہی چکی [illegible]

[illegible]

کر وہ میدان جنگ میں آیا اور چلا کر کہا '' بنی فزارہ
خدا کی قسم طلیحہ نبی نہیں بلکہ کذاب ہے۔ لڑائی بند کر دو
اور بھاگ چلو''۔ چنانچہ تمام بنو فزارہ یہ آواز سنتے ہی بھاگ
کھڑے ہوئے۔ باقی لشکر طلیحہ کے گرد جمع ہو گیا اور پوچھا
''اب ہم کیا کریں ؟'' طلیحہ نے اپنے اور اپنی بیوی نوار کے
لئے گھوڑے کا انتظام پہلے ہی سے کیا ہوا تھا۔ جب اس نے
صورت حال دیکھی تو وہ اپنی بیوی کو اپنے گھوڑے پر بٹھا
سوار ہو کے یہ کہتا ہوا فرار ہو گیا کہ جو شخص میری
طرح اپنے اہل و عیال سمیت فرار ہو سکے وہ بھی چلے
طلیحہ وہاں سے بھاگ کر شام پہنچا اور وہاں حکومت اسلامی
کرنے لگا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر وہ مسلمان* ہو گیا
حضرت عمر کے عہد میں ایران سے جنگوں کے دوران میں
وہ بڑی بہادری سے لڑا اور میدان جنگ میں مسلمانوں کی
طرف سے لڑتا لڑتا مارا گیا۔ عیینہ بن حصن پکڑا گیا اور اسے
اس کے تیس ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ بزاخہ میں
حضرت خالد کو بنو اسد کا کوئی سرمایہ ہاتھ نہ لگا کیونکہ
انہوں نے اپنی کنبوں اور خاندانوں کو پہلے ہی سے محفوظ
مقامات پر بھیج دیا تھا۔

بنو عامر بن صعصعہ بھی طلیحہ کے طرف داروں میں سے اور
بزاخہ سے کچھ ہی فاصلے پر آباد تھے۔ لیکن وہ طلیحہ کی طرف
سے لڑنے کے لئے میدان جنگ میں نہ آئے بلکہ اپنی جگہ پر ہی
اس انتظار میں رہے کہ کس فریق کو غلبہ نصیب ہوتا ہے۔
جب انہیں معلوم ہوا کہ طلیحہ کو شکست فاش نصیب ہوئی

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ - ۲۳۲ -

[illegible]

سے اپنی بیعت کر لے دیں"۔

[illegible]

[illegible]

من کے ساتھیوں کو روانہ کر رہا ہوں"۔

[illegible]

لکھا :-

''[illegible]

اس کے بندوں پر احسان کرتے ہیں ۔

''[illegible]

کرنے کا اختیار ہے''۔

[illegible]

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ ۔

[illegible]

دوسرے اونٹوں کو بھی اسی طرح مار کرایا گیا۔

[illegible]
مندرجہ ذیل تھے :۔

(۱) حضرت خالد اور ان کا لشکر ایک خاص عقیدے کی [illegible]

[illegible]
آبلہ مرے گا اور جو شخص دشمنوں سے محفوظ رہے گا [illegible]

[illegible]

رہتا تھا اور اسی خوف کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے جنگ نہ کر سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں کامیابی اور کامرانی کے حق دار مسلمان ہی ہیں نہ کہ ان کے دشمن اور مخالف مرتدین۔

(۲) دوسرا سبب مسلمانوں کی کامیابی کا عکاشہ اور ثابت کی شہادت تھی، جنہیں حضرت خالد نے دریافت حال کے لئے اپنے لشکر سے آگے آگے روانہ کیا تھا۔ جب مسلمانوں نے ان دونوں سرداروں کی لاشیں دیکھیں تو ان کے دلوں میں انتقام کے لئے زبردست جذبہ پیدا ہوا اور وہ بڑی بے جگری سے دشمنوں سے لڑے۔

(۳) قبیلہ طے کے لوگوں کا حضرت خالد کے ساتھ مل جانا بھی مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا باعث ہوا۔ اس طرح نہ صرف مسلمانوں کی جمعیت میں اضافہ ہوا بلکہ مرتدین کی جمعیت میں معتدبہ کمی ہو گئی کیونکہ ان کی فوج کا ایک بڑا حصہ ان سے کٹ کر مسلمانوں سے جا ملا۔

(۴) عیینہ بن حصن کا عین اس وقت جب کہ لڑائی پورے زور شور سے جاری تھی، اپنے قبیلہ بنو فزارہ کو ساتھ لے کر میدان جنگ سے بھاگ جانا بھی مسلمانوں کی فتح کا باعث بنا۔ اس کے بھاگ جانے سے باقی لشکر میں بھی بددلی پھیل گئی اور اسی بددلی کے سبب شکست ہی ان کے مقدر میں آن پڑی۔

(۵) خود طلیحہ اسدی، جو لشکر کی روح رواں تھا، ابھی فتح سے ناامید ہو گیا، اور جس لشکر کا سردار ہی میدان جنگ سے بھاگنے کی بات کر رہا ہو اس کی شکست میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔

مالک بن نویرہ

[illegible]

مبں زبرقان بن بدر ، صفوان بن صفوان ، قیس بن عاصم اور [illegible]

وفات کی خبر سنی تو ان میں بعض بدستور اسلام پر قائم رہے [illegible]

[illegible]

[illegible] منتشر ہونے کا حکم دے دیا۔

[illegible]

[illegible] صفحہ ۲۱۴) ۔

[illegible]

دے دے تو ٹھیک، ورنہ اسے بھی قتل کر ڈالو۔"

[illegible]

[illegible]

تھا۔ انہوں نے اس غلط فہمی میں اپنے قیدیوں کو، جن میں
میں مالک بن نویرہ بھی شامل تھا، قتل کردیا۔ جب حضرت
[illegible]
"جب خدا تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے تو وہ ہو کر
ہی رہتا ہے۔" جس شخص نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا وہ
ضرار بن ازور تھے۔

حضرت ابوقتادہ کو یہ بات بڑی ناگوار گزری اور وہ
لشکر سے نکل کر سیدھے حضرت صدیق کی خدمت میں مدینہ
پہنچے اور مالک اور اس کے ساتھیوں کے قتل کا سارا واقعہ
[illegible]
کی وجہ سے ان پر بہت ناراض ہوئے اور حکم دیا کہ وہ
[illegible]
جب حضرت خالد مدینہ تشریف لائے تو وہ بھی انہی کے
ہمراہ آئے۔

ادھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیق سے عرض کی:
[illegible]

[illegible]

مالک بن نویرہ کے قتل کی اصل حقیقت

[illegible]

[illegible]

غلطیوں پر سرزنش کرنی مناسب نہیں ہے۔

[illegible]
تھی :

[illegible]

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے ، مالک کے مہمان ہونے کے [illegible]
کرلیا تھا ۔

[illegible] پر حملہ کیا اور انہیں لوٹ لیا ۔ حملے کے وقت و [illegible]
کر اپنے ہمراہیوں سے کہہ دیا تھا کہ "یہ اونٹ ہمارا [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آئے گا۔ اس موقع پر اس نے یہ اشعار کہے:

أرانی الله بالنعم المندی
ببرقة رحرحان وقدأرانی
أ ان قرت عیون فاستقیت
غنائم قدیجود بیاهناق
حویت جمیعها بالسیف صلتا
[illegible]
تمشی یاابن عوذة فی نبی
و صاحبک الاقیرع تلحیانی

[illegible]
اس پر لعنت ملامت کرتا ہے)۔

[illegible]

[illegible]

کو قید کردینا جائز نہ تھا۔

[illegible]

[illegible]

کئے گئے تھے (خزانۃ الادب جلد ۲ صفحہ ۲۱)۔

[illegible]
کیا جائے ۔

[illegible]
بالآخر اسلام لے آتا ۔

[illegible]
ہے ۔ مالک بن نویرہ کے بارے میں مختلف روایات بیان ہوئی
[illegible]
قیدیوں کو قتل کر دیا ۔

[illegible]
اس کا پیچھا نہ چھوڑیں جب تک اسے قتل نہ کر دیں* ۔

[illegible]

[illegible]

معنی نہیں تھے۔

[illegible]

صادق کے ارشاد یا ان کی رائے کے مطابق کی۔

[illegible]

وجوہات ہیں۔

[illegible]

کی پروا نہ کرنے کی تلقین کی ہے*۔

[illegible]

* طبقات الشعراء لابن سلام صفحہ ۵۰۔

[illegible]

(۳) طلیحہ اسدی کی سرکوبی سے فارغ ہونے کے بعد [illegible]

[illegible] گیا ہو تو اسے بلا پس و پیش قتل کر دو ، تا کہ دوسرے اس سے عبرت حاصل کریں ۔ ان کے علاوہ ان لوگوں میں سے ، [illegible] کر دو ۔

(۴) مالک بن نویرہ کی گرفتاری کے بعد جب حضرت خالد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت خالد کا فعل بالکل حق بجانب ٹھہرتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

اول صفحہ ۱۵۸ ۔

[illegible]

انہیں امارت سے ضرور معزول کر دیتے ۔

[illegible]

ہو گیا ہے ۔

[illegible]

[illegible]

اور اس کی [illegible]
مؤرخین اپنے دعوے کا ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ قتل کے

[illegible]
لابن سلام صفحہ ۸۰ - الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ -

[illegible]

کے سبب اللہ تعالیٰ نے قتل کیا تھا۔"

[illegible]

کوئی ثانی نہ ہو۔

مسیلمہ کذاب

[illegible]

صفحہ ۳۵ ۔

کو ایک خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا :

ولکن قریشا قوم یعتدون "۔

[illegible]

من عبادہ والعاقبۃ للمتقین"

[illegible]

مسیلمہ کذاب کے نام سے ۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت

[illegible]

[illegible]

بھیجے بھیجے روانہ فرمایا ۔ عکرمہ نے اس خیال سے کہ مسیلمہ

[illegible]

کو پیچھے ہٹنا پڑا ۔

[illegible]

[illegible]

عقب میں رہ کر اس کی حفاظت کریں تا کہ دشمن مسلمانوں کی
فوج پر بے خبری میں پیچھے سے حملہ نہ کر سکے۔

جب خالد، سرحدوں کے پاس پہنچے اور انہیں ان کی شکست کی

[illegible]

یر زید بن خطاب اور ابوحذیفہ کو مقرر کیا تھا۔ خود مقدمہ

[illegible]

٭ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۔

† عقربہ، یمامہ کی ایک بستی جو نباج کے راستے

[illegible]

ہے۔ یہ جگہ یمامہ کی سرحد پر ہے اور یمامہ کا زرخیز

[illegible]

[illegible]

ہلاک کر دیا۔

[illegible]

[illegible]

✽ الطبری جلد ۳ صفحہ [illegible]

[illegible]

صفحہ ۹۳ ۔

[illegible]
سے لڑنا شروع کر دیا ۔

[illegible]
اس طرح بیٹھا لیتا تھا گویا وہ خدا سے مشورہ کر رہا ہے ۔
ایک دفعہ جیسے ہی مسیلمہ نے منہ موڑا حضرت خالد اس پر
[illegible]
لیا گیا ۔

لڑائی کا یہ انجام مسلمانوں کو پسند نہیں تھا ۔ ابھی تو حنیفہ
[illegible]
اندر پھینک دو ، میں جا کر دروازہ کھول دوں گا ۔ مسلمان

[illegible]

مہاجرین اور انصار بھی تھے †۔

[illegible]

[illegible] جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ - ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ - فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۹۵ و ۹۶) -

† الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ -

پر مسخون ہونے کے لئے بھیجا تھا"۔ معاہدہ کا مقابلہ اسلامی

[illegible]

کہا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے بنو حنیفہ پر فتح حاصل

[illegible]

تا کہ میں انہیں صلح لئے ہموار کر سکوں۔ حضرت خالد
نے سے جانے کی اجازت تو مرحمت فرما دی لیکن یہ کہہ دیا

[illegible]

عورتوں اور بوڑھوں کے کسی کو نہ پایا۔ اس نے انہیں زرہ بکتر

[illegible]

پیش کردہ شرائط پر صلح کر لی۔ چنانچہ سب نے ایسا کیا

[illegible]

[illegible]
قطعاً تیار نہیں"۔

[illegible]

نامے کو برقرار رکھا۔

[illegible]

[illegible]

معذوری سے مطلع کر دیا، جسے انہوں قبول کر لیا۔

[illegible]

[illegible]

اسباب مندرجہ ذیل تھے:—

(۱) الرجال کی یہ شہادت کہ اس نے رسول اللہ سے سنا [illegible]

[illegible] نو یمامہ نے دیکھا کہ رسول اللہ کا بھیجا ہوا مشہور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
کے ساتھ لڑ سکے گا۔

[illegible]

کسر نہ رہ گئی تھی ۔

ان امور کی موجودگی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب
[illegible]

جنھوں نے مسلمانوں کو کامیاب و کامران ہونے میں مدد دی ؟
[illegible]

جو نمودی اور شجاعت سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور کس نے
[illegible]

دعوت مبارزت دیتا ۔ آپ ایک شیر کی مانند میدان جنگ میں
[illegible]
واپس نہ جاسکتا تھا ۔ جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو ان کی
ہمتیں بلند ہوگئیں اور ان میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا
ہو گیا ۔

(ب) جب مسیلمہ حضرت خالد کے سامنے آیا ۔ حضرت
خالد نے بعض شرائط اس کے سامنے پیش کیں تو
[illegible]

[illegible]

اور جان بخشی کا یقین نہیں دلایا تھا ۔

[illegible]

[illegible]

مبذول رہی ۔

[illegible]
لئے یہ شک کافی تھا ۔

[illegible]
مسیلمہ کے فتنے کو نابود کر دیا ۔

[illegible]
اور بلاد فارس کو فتح کرنے کا حکم ملا ۔

عراق میں حضرت خالد کی فتوحات

جنگ اُبلہ

[illegible]

فوجیں عراق میں جمع ہونے لگیں۔

[illegible]

[illegible]

رہیں تا کہ ان کی فوجوں کو عرب پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

جب ارتداد کا فتنہ ختم ہو گیا تو مثنیٰ بن حارثہ نے حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ وہ صرف ان مسلمانوں کو ساتھ لیں جنہوں نے [illegible] حصہ نہیں لیا، کسی مرتد کو فوج میں شامل نہ کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

† الطبری جلد ۳ صفحہ ۵ ۔

کو سندھ نرکے ہیں ۱۔

حضرت خالد کے ہمراہ دس ہزار فوج تھی۔ جب وہ پہنچے تو
[illegible]

دشمن کے قریب پہنچے تو حضرت خالد نے اپنے لشکر کو
تین حصوں میں تقسیم کیا† اور ہر حصے کو علیحدہ راستے سے
کوچ کرنے کا حکم دیا۔ ایک حصے کا سالار مثنیٰ بن حارثہ کو
بنایا، دوسرے حصے کی سرداری عدی بن حاتم کو دی اور
تیسرے حصے کو اپنے ماتحت رکھا۔ تینوں حصوں کا مقام
[illegible]
[illegible]

* طبری کہتے ہیں "جب حضرت خالد کو عراق پہنچنے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس میں یہ ہدایت تھی کہ وہ جب عراق میں داخل ہوں تو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نے ہرمز کا مقابلہ کیا"۔ (الطبری جلد ۴ صفحہ ۴)۔

† ابن الاثیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۲۔

شروع کیا۔

جب ہرمز نے حضرت خالد کی آمد کی خبر سنی تو اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible] جلد ۷ صفحہ ۲۰۸)۔

[illegible]

سے جو بہادر ہوں گے وہی ان پر قبضہ کر سکے گا"۔

لڑائی شروع ہوئی اور دونوں طرف کے لوگ میدان جنگ میں بہادری کے جوہر دکھانے لگے۔ لڑائی زور شور سے جاری تھی کہ ہرمز نے اپنے لشکر سے باہر نکل کر خالد کو دعوت مبارزت دی۔ حضرت خالد نے یہ دعوت قبول کر لی اور ہرمز کی طرف بڑھے۔ دونوں میں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔

ہرمز کا مقصد حضرت خالد کو دعوت مبارزت دینے سے یہ تھا کہ آپ کو نرغے میں لے کر شہید کر دیا جائے۔ اس

* بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت خالد نے سب سے پہلے بانقیا، باروسما اور الیس کا قصد کیا تھا لیکن بعض کا یہ خیال ہے کہ سب سے پہلے آپ ابلہ تشریف لے گئے۔ ہم نے [illegible]

[illegible]

کی سرحد سے حملے کا آغاز کیا جائے، یہی معلوم ہوتا ہے۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۸۸ پر)

[illegible]
موقع دئے بغیر کہ وہ آپ پر حملہ کرسکیں، اپنے لشکر میں آ گئے۔

[illegible]
صاف ہو گیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۷)

[illegible]

لڑائی کے بعد حضرت خالد نے کوچ کا حکم دیا اور تمام فوج
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نے ہرمز کی ٹوپی حضرت خالد کو مرحمت فرمائی ۔ یہ ٹوپی
[illegible]

جنگ مذار (الثنی)

جب خالد کے حملے کے متعلق ہرمز کا خط دربار ایران میں
شہنشاہ اردشیر کے پاس پہنچا تو اس نے قارن بن قریانس کو
ایک زبردست لشکر دے کر ہرمز کی امداد کے لئے بھیجا ۔
قارن مدائن سے چل کر مذار* پہنچا تو وہاں اسے ہرمز کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

* مذار ، ایک بہت بڑا شہر تھا جو علاقہ میسان کا صدر
[illegible]
[illegible]
[illegible] البلدان جلد ـ صفحہ ۳۳۳) ۔

[illegible]

و ترتیب اور صف بندی میں مشغول ہو گئے ۔

[illegible]

کو عاصم بن عمرو نے جہنم واصل کیا ۔

[illegible]

کے مقابلے میں نہ آ سکا (الطبری جلد ۴ صفحہ ۷) ۔

ہو تو نہر کے پار نہ اتر جاتا یا بیچ میں نہر حائل نہ ہوتی تو
[illegible]

[illegible]
مال غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ
[illegible]
قرار پائے اور ان پر جزیہ لگایا گیا ۔

جنگ ولجہ*

[illegible]

* ولجہ کا شہر ، کسکر کے اس علاقے میں واقع ہے جو [illegible] سے ملحق ہے (معجم البلدان جلد ۸ صفحہ [illegible]

بسر بن ابی رهم اور سعید بن مرہ کے سپرد کی ۔

* مدائن ، شاہان کسریٰ کا صدر مقام تھا ۔

جلد ۲ ، صفحہ ۲۰۱) ۔

[illegible]

فوج میدان جنگ میں پہنچ گئی اور ایرانیوں پر زور شور سے حملہ

[illegible]

حوصلہ ہار بیٹھے۔ حضرت خالد کے دستے نے سامنے سے اور

[illegible]

ایران سے مدد کے لئے درخواست کی۔

جنگ الیس*

[illegible]

نام ہے (معجم البلدان جلد اول صفحہ ۳۰۸)۔

[illegible]

کے لئے مدائن روانہ ھوگیا ۔

جب حضرت خالد کو یہ خبر ملی کہ بنو عجل ، بنو تیم ، [illegible]

پسپا ہونے لگے۔ حضرت خالد نے یہ دیکھ کر حکم دیا کہ
دشمنوں کو زندہ گرفتار کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا
اور گرفتار شدگان کو نہر کے کنارے لے جا کر قتل کر دیا
[illegible] ہزار عیسائی اور ایرانی قتل ہوئے اور تمام
[illegible] ی۔ لڑائی کے بعد حضرت خالد نے مژدۂ فتح
[illegible]۔ غنیمت کا پانچواں حصہ حضرت صدیق کی خدمت میں
بھیج دیا۔ ساتھ ہی بنو عجل کے ایک شخص "جندل" کو
[illegible]
ان تمام کارناموں کی مفصل اطلاع مل سکے جو آپ نے میدان
جنگ میں انجام دیے تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا تمام لڑائیاں صفر ۱۲ھ
میں ہوئیں، سوائے جنگ ابلہ کے جو محرم ۱۲ھ میں ہوئی تھی۔

فتح امغیشیا

الیس کے معرکے سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد
[illegible]
سن کر بھاگ گئے اور جدھر جس کا سینگ سمایا چل دیا۔
[illegible]
کے بعد حاصل نہیں ہوا تھا۔ مال غنیمت میں ہر سوار کو
[illegible]

[illegible]

خالد جیسا بہادر پیدا کرنے سے عاجز ہیں*"۔

حضرت ابوبکر صدیق کے اس قول سے اس قدر و منزلت کا [illegible]

کی تسخیر کی ابتدا سمجھنا چاہئے ۔

جنگ حیرہ

[illegible]

* الطبری جلد ۳، صفحہ ۱۱ ۔

[illegible]

میں چھوڑ دیا۔

فرات کا بند توڑ کر نہر کو دوبارہ جاری کر دیا۔

[illegible]

(الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۲) -

[illegible]

لڑائی بند کردی گئی۔

[illegible]

[illegible] لار ہونے کے ساتھ ماہر سیاست داں بھی تھے۔

کر دیا ۔ صلح نامہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے :

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ وہ عہد نامہ ہے جو خالد

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۱۳ ۔

جزیے کی رقم میں شامل کر کے باقی رقم اہل حیرہ کو واپس
کر دو۔

ان واقعات کے ضمن میں ایک پر لطف واقعے کا ذکر کرنا
[illegible]
دیتے سنا۔ اس نے آپ سے درخواست کی کہ حیرہ فتح ہونے
پر مجھے کرامہ بنت عبد المسیح عطا کر دی جائے۔ حضور نے
فرمایا کہ اگر حیرہ لڑائی کے بعد فتح ہو گیا تو تمہاری یہ
خواہش پوری کر دی جائے گی۔ جب حضرت خالد نے حیرہ
[illegible]
اپنے پاس بلایا تو شویل نے آپ کو رسول اللہ کا وعدہ یاد
[illegible]
نے اس سے وعدہ فرمایا تھا کہ کرامہ تمہاری ہے۔ چنانچہ
[illegible]
ان سے کہا کہ تم فکر نہ کرو، اور صبر سے کام لو۔ جس
[illegible]
پہنچا دیا۔ حضرت خالد نے اسے شویل کے حوالے کر دیا۔
کرامہ نے شویل سے کہا کہ ایک بڑھیا تمہارے کس کام
[illegible]
رہا کر دو۔ شویل نے کہا اچھی بات ہے۔ لیکن رقم معین

[illegible]

کر سکتے تھے۔

[illegible]

؎ الطبری جلد ۴ صفحہ ۱۶۔

[illegible]

کیا۔ چنانچہ ازسرنو معاہدہ لکھا گیا، جو حسب ذیل ہے:

[illegible]

[illegible]

أرقت بباقيا ومن يلق مثل ما
لقيت بباقيا من الحرب يعارق

[illegible] (... جلد ۲ صفحہ ۸۸)۔

جریر بن عبداللہ حمیری ... [illegible]

۱۲ھ میں لکھا گیا"*۔

[illegible]

... وقوع میں آ رہا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اہل حیرہ

[illegible]

کی درخواست کی۔

[illegible]

* (الطبری جلد ۳ صفحہ ۹)۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۲۰۶ پر)

کر ان کے ساتھ چلے گئے ۔ وہ اس محاصرے سے خارج ہونے کے
[illegible]
[illegible] لکھا گیا ، وہ ذیل میں درج ہے :

[illegible]

تحریری مقبادہ زبرین اور مقبادہ اوسط کے باشندوں نے قبیلہ بنی

[illegible]

دستخط کرنے والے ہشام بن ولید ، قعقاع بن عمرو ، جریر بن

[illegible]

میں اور وہ صفر ۱۲ ھ میں لکھا گیا''۔

[illegible]

کی دیکھ بھال اور حفاظت کا کام بھی تھا۔

حضرت خالد کے عمال اور امراء

[illegible]

[illegible]

ود دمشان پر اطاعت اپنی آما کو مقرر کیا گیا۔

[illegible]

کنارے تک سارا علاقہ دشمن سے چھین لیا تھا۔

[illegible]

حسب ذیل تھا:

[illegible]

اندر اندر حضرت خالد کے پاس پہنچ گیا۔

[illegible]

"بسم [illegible]

[illegible]

پسند کرتے ہو"۔

عزقیل کو جو خط آپ نے دیا وہ سرداران فارس کے نام تھا۔ اس خط میں آپ نے لکھا تھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط خالد بن ولید کی طرف [illegible]

تم شراب نوشی کے"*۔

[illegible]

* (الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۸)۔

مگر بزالی کو ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے ۔ ایک سال تک

[illegible]

اہل سواد بن تو جلاوطن تھے یا کہیں کہیں قلعہ بند ہو کر

[illegible]

کی بادشاہی پر سب متفق ہو سکیں ۔

[illegible]

[illegible]

جنگ انبار*

[illegible]

[illegible]

جلد ۲ صفحہ ۲۲۹) ۔

[illegible]

صفحہ ۳۴۴) ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناجائز حربہ یا حیلہ استعمال نہ کرنا ، یہ تمام باتیں ظاہر کرتی
[illegible]

[illegible]
عین التمر کا رخ کیا۔

جنگ عین التمر*

[illegible]
پہنچ جائیں گے ۔"

[illegible]

* [illegible]
جانب ایک قصبہ ہے ۔ (معجم البلدان جلد ۶ صفحہ ۲۵۳) ۔

باتیں سن کر انہوں نے اس سے پوچھا "تم نے اس کتنے (شقہ)
[illegible]

کرلیا۔

[illegible]
[illegible] کے ساتھ تھا۔ دشمن یہ سمجھتا تھا کہ حضرت خالد لٹیروں

کی طرح ہوں گے اور اگر انہیں [illegible]
جائے تو وہ [illegible] کر دیں [illegible]
نے دیکھا کہ وہ کسی طرح [illegible]
[illegible] کے دروازے کھول دئے۔ حضرت خالد [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے حوالے [illegible]۔

اب حضرت [illegible]
[illegible] زندگی [illegible]
کرنے اس کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
پر قبضہ کر لیا گیا۔

اس [illegible]
کی تعلیم حاصل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے لئے گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔

حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ھوچکے تھے - آپ نے جواب لکھا :

جن کے پیچھے اور دستے ھیں"۔

ھو گئے -

جنگ دومة الجندل*

(باقی صفحہ ۲۱۶ پر)

[illegible]

پہنچے ۔ یہ سب مل کر عیاض بن غنم پر اور عیاض بن غنم [illegible]

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۵)

[illegible]

(باقی صفحہ ۲۱۷ پر)

کرنے سے انکار کر دیا ۔ اس پر اُکیدر یہ کہہ کر وہاں سے [illegible]

جب حضرت خالد کو اُکیدر کے جانے کی خبر ہوئی تو [illegible]

حضرت خالد کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت خالد نے [illegible]

[illegible]

دومۃ الجندل کے سردار یہ لوگ تھے : جودی بن ربیعہ ، [illegible]

فوج کے گھیرے میں لے لیا ۔ جو عربی النسل عیسائی [illegible]

نہیں تھی ۔

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۷)

[illegible] واپس چلا آیا تھا ۔

اس طرح بنو کلاب کی جانیں بچ گئیں۔

[illegible]

عین التمر پہنچ گئے ۔

[illegible]

[illegible]

نہ ہوئے۔

جنگ حصید *

[illegible]

* [illegible]
(معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۲۸۸)۔

[illegible]
نے قتل کیا (الطبری جلد ۴ صفحہ ۲۳)۔

فتح خنافس

[illegible]

قابض ہو گئے۔

جنگ مصیخ

جب حضرت خالد کو حصید اور خنافس کی فتوحات اور [illegible]

بکریاں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

دونوں کا خون بہا ادا کر دیا۔

[illegible]

[illegible]

ہے اور عنقریب یہاں میدان کارزار گرم ہونے والا ہے۔

جنگ ثنی اور جنگ زمیل*

[illegible]

[illegible]

اور اولیس کو الثنی اور امیشر روانہ اور دیا جبان رابعہ ...

[illegible]

صدیق کی خدمت میں خمس روانہ کیا۔

[illegible]

روانہ کیا۔

[illegible]

ہوئے (الطبری جلد ۴ صفحہ ۲۰)۔

[illegible]

[illegible]

الوطاب فتح کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی ۔

جنگ فراض*

اب حضرت خالد کا تسلط تمام سواد عراق پر ہو چکا تھا ۔ [illegible]

فتوحات میں مصروف رہیں † ۔

[illegible]

[illegible] جلد ۴ صفحہ ۳۸۰) ۔

[illegible]

دیکھیں : طبری جلد ۴ صفحہ ۷ ۔

کی مدد کی کیوں کہ مسلمانوں نے انہیں ذلیل و رسوا کر دیا [illegible]

رومیوں ، ایرانیوں اور عربی النسل قبائل کا ایک لشکر جرار [illegible]

کر انہوں نے مسلمانوں کو کہلا بھیجا : تم دریا کو عبور [illegible]

تم نچلی جانب سے دریا پار کر لو ۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ [illegible]

کو حکم دیا : ان کا پیچھا کرو اور ان کو تہ تیغ کر دو ۔
چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

[illegible]

خالد کی یہ آخری جنگ تھی ۔

[illegible]

طور پر حج کرنے روانہ ہو گئے تھے۔

حضرت خالد کا خفیہ حج

[illegible]

ہے کہ انہیں ہر مرحلے پر اپنی فتح اور دشمن کی شکست کا

[illegible]

جس نے مدائن میں کسریٰ کے تخت کو الٹ ڈالا تھا۔ آپ نے

[illegible]

تمہیں تمہارے خلوص اور خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا

[illegible]

مدد فرمائے۔ تمہارے دل میں غرور پیدا نہ ہونا چاہئے

[illegible]

ہے اور وہی اعمال کا صلہ دیتا ہے"*۔

* الطبری جلد ۔ صفحہ ۲۶۔

عراق میں حضرت خالد کی فتوحات کا اثر

[illegible]

ان کے سامنے ٹھہرا ہے۔

حضرت خالد نے ایرانیوں کو دکھا دیا کہ عرب قوم [illegible]

[illegible]

بڑھ کر نہیں ۔

ایرانیوں نے شروع میں یہ سمجھا کہ سوریوں کی یہ پیش قدمی [illegible]

کے لئے پیش کردیں ۔

[illegible]

[illegible]

مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔

[illegible]

[illegible]

کی صف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لپیٹ دی گئی۔

حضرت خالد نے ان جنگوں میں مسلمانوں کی جو خدمات

سے ساری ایرانی سلطنت کو زیر کر لیا۔

[illegible]
دشمن کی فوج کا صفایا کر دیا جاتا تھا۔

[illegible]
کو شکستوں پر شکستیں دیں۔

[illegible]

[illegible]

ان فتوحات کا اسلامی فوجوں پر جو اثر تھا اور وہ انہیں [illegible]

کے مندرجہ ذیل بیان میں نظر آتی ہے :—

[illegible]

قبل اور بعد کی لڑائیاں بالکل صحیح تھیں ''۔

[illegible]

شام میں حضرت خالد کی فتوحات

(معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۳۲) -

[illegible]

یہ تمام امراء مدینہ سے چل کر شام پہنچے۔ یزید بدقماش پہنچے۔
[illegible]

[illegible]

[illegible]

... والی بنتا تھا معزول کر دیتا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنی فوج کے ساتھ نماز ادا کرے۔"

[illegible]

(باقی صفحہ ۲۳۲ پر)

جب ہرقل کو اطلاع ملی کہ مسلمان یرموک پر جمع ہو [illegible]

جنگ کے لئے جوش دلاتے رہیں۔

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۶)
دونوں کی یہ رائے کہ یرموک کے مقام پر رومیوں سے [illegible]
دینے سے قبل وقوع میں آیا۔

رومی سرداروں کی یہ زبردست کوشش تھی کہ ان کے

[illegible]

اب وہ تمہارے گھیرے سے نہیں نکل سکتے"۔

[illegible]

کے بعد انہیں ملا۔ حضرت صدیق کا حکم یہ تھا کہ خالد،

مثنیٰ بن حارثہ کو نصف لشکر کے ساتھ عراق میں چھوڑ دیں

[illegible]

بڑی *

[illegible]

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۲۰۳۰ ۔ ۲۰۳۴

[illegible]

[illegible]

نڈھال ہو گئیں تو انہیں خوب پانی پلایا۔ جب وہ خوب سیر

[illegible]

خود پیتے۔

جب صحراء میں سفر کا آخری دن آیا تو حضرت خالد نے
رافع سے، جنہیں آشوب چشم کی شکایت تھی، کہا کہ پانی ختم

[illegible]

کوئی دقت اور پریشانی لاحق نہیں ہوئی اور وہ جلد جلد سفر

[illegible]

شاعر کہتا ہے :

لله عینا رافع أنی اهتدی
فوز من قراقر الی سوی
خمسا اذا ما سارها الجیش بکی
ما سارها قبلک من انسی یری

(خدا تعالیٰ رافع کو جزائے خیر دے ۔ اس نے قراقر سے

[illegible]

بند کرنا پڑا ۔ یہ راستہ انتہائی کٹھن اور دشوار گزار تھا

اور مغنی جس کا نام حرقوص تھا ، یہ اشعار گا رہا تھا :

الا علّلانی قبل جیش أبی بکر
لعل منایانا قریب و ماندری
اظن خیول المسلمین وخالداً
سیطرقکم قبل الصباح من البشر*

سر کرد گی میں بشر کی طرف سے تم پر حملہ کر دے گا) ۔

کسی کو یہ گمان و کمان بھی نہ تھا کہ "ابوبکر کا

* الاغانی جلد اول صفحہ ۱۴۳ ۔

(معجم البلدان جلد اول صفحہ ۱۹۰) ۔

٭ تدمر، صحرائے شام میں ایک پرانا اور مشہور قصبہ

(معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۶۹)۔

قصبہ ہے (معجم البلدان جلد ۷ صفحہ ۱۷۰)۔

جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)۔

بستی ہے (معجم البلدان جلد ۷ صفحہ ۱۱۳)۔

(باقی صفحہ ۲۴۳ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۳)

[illegible]

تھے اور رومی سامان کے پیچھے ہو -

[illegible]

عراق سے ان کے ساتھ آئی تھی ؟

کیا حضرت خالد شامی فوج کے سپہ سالار اعظم تھے؟

[illegible]

مندرجہ ذیل امور پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) [illegible]

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۳۹۔

† الطبری جلد ۴ صفحہ ۶۱۔

لئے بھیجا گیا تھا ، ان پر امیر بنا کر نہیں ۔

(۲) طبری میں مذکور ہے کہ جب یرموک پر تمام فوجیں اکٹھی ہو گئیں اور رومیوں سے جنگ کرنے کی تیاریاں ہونے [illegible]

[illegible] کسی دوسرے امیر نے جماعت بھی نماز ادا کر لیا تھا ۔ جب [illegible] تمام فوجوں کا امام ہونا چاہئے تھا ۔

[illegible] ضرورت تھی ؟ ۔

[illegible]

جنگ یرموک

[illegible]

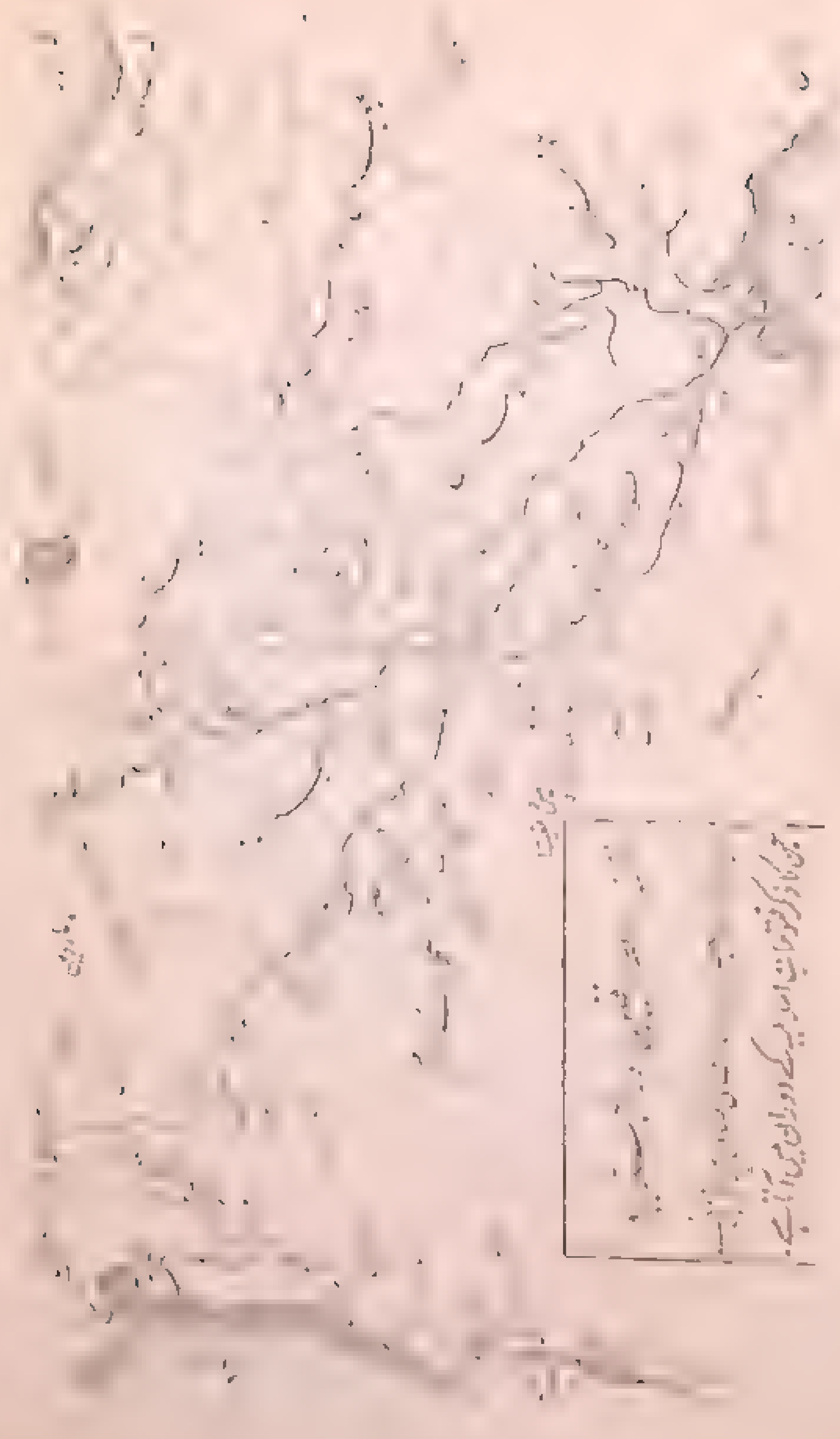

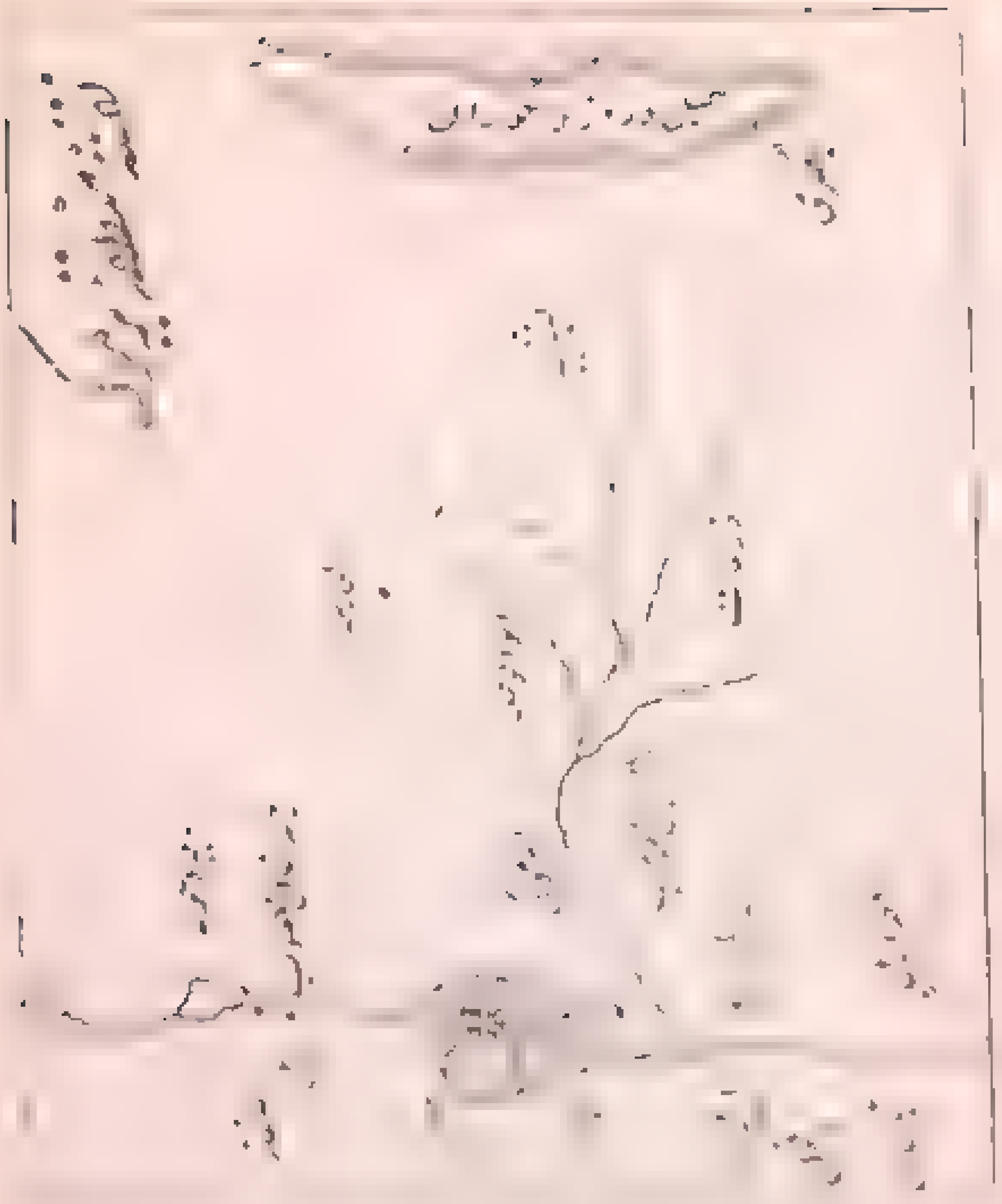

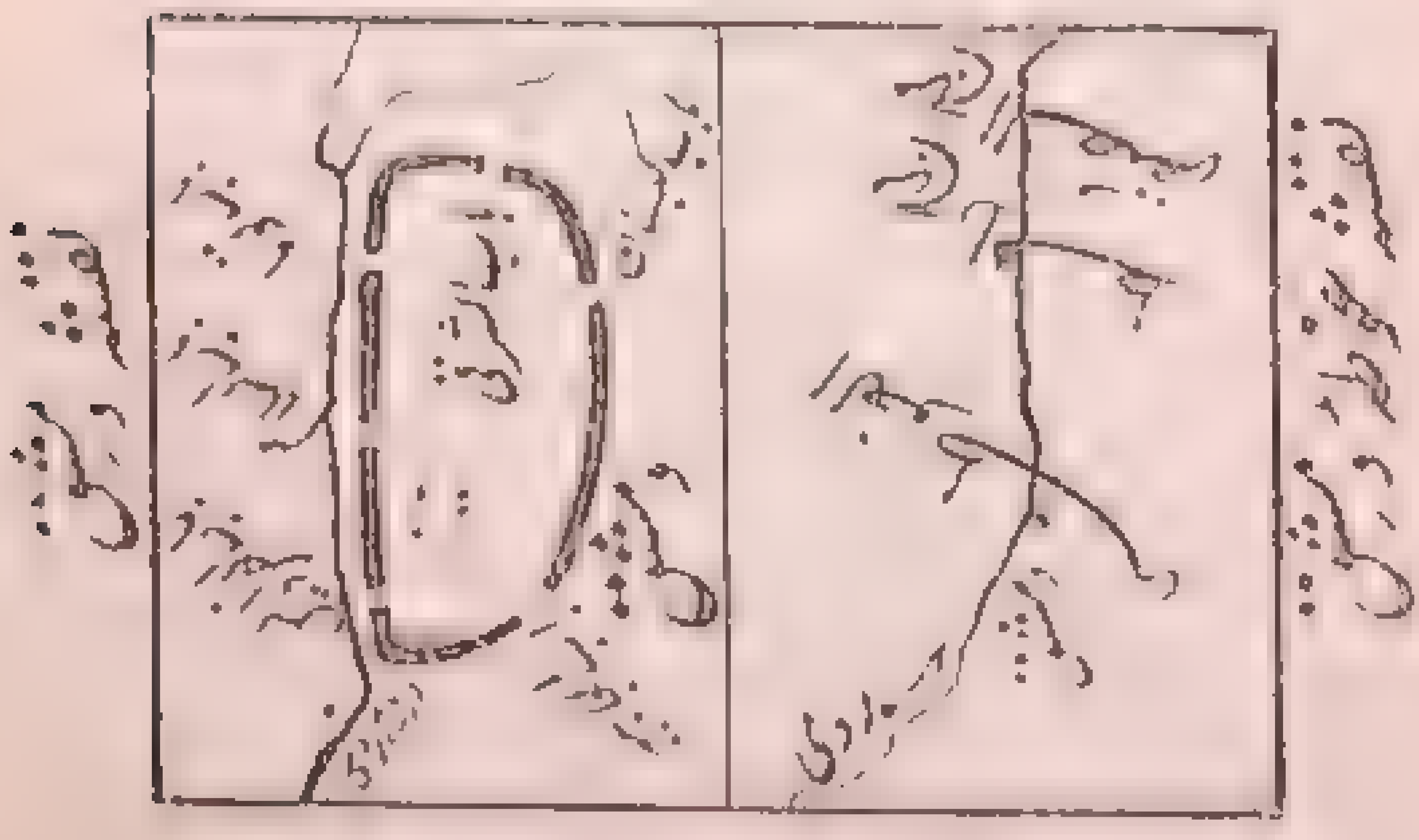

کے پہنچنے دو طرفین میں لڑائی شروع ہوئی۔ بالآخر [illegible] مجوں نے

رات اس طریقے [illegible] انہیں جوش و خروش دلاتے رہے اور یہ

پہلے کبھی نہیں ملتی۔

جب مسلمانوں نے رومیوں کی جنگی تیاریاں دیکھیں تو وہ

کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:۔

[illegible]

خیر خواهوں کا حکم ہے"۔

[illegible]

[illegible]
کہ ہر شخص کو امیر بننے کا موقع مل جائے گا۔ آج کے
دن کے لئے تم مجھے امیر بنا دو''۔

[illegible]
موقعہ مل جائے گا۔

[illegible]

[illegible]
کم و بیش ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے بندوں پر اپنی مدد نازل فرما "۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] آج کل جنگوں میں اختیار کیا جاتا ہے ۔

[illegible]

...ہمم عزائم پر اوس پڑگئی ۔

ان تمام انتظامات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد [illegible]

...کردی ۔

[illegible]

٭ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے شام

گا، بلکہ ہم سے بھی زیادہ" جرجہ نے پوچھا "وہ کس
[illegible] تمہارا ہم رتبہ ہوگا جب کہ تم اس سے پہلے

نے آپ سے وضو کرایا اور دو رکعت نماز پڑھائی ۔

[illegible]

میدان جنگ میں آئے۔ اس وقت رومی، مسلمانوں کی صفوں میں
گھس آئے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو للکارا جس پر ان کے قدم
[illegible]
دی۔ کوئی شخص بھی حضرت خالد کے مقابلے میں میدان میں
قائم نہ رہ سکا۔ خالد اور جرجہ حملہ کرتے تھے تو صفیں کی
[illegible]
مغرب تک برابر رومیوں سے لڑتے رہے۔ آخر کار جرجہ شہید
ہوگئے۔ انہوں نے سوائے ان دو رکعتوں کے جو اسلام لانے
کے وقت ادا کی تھیں اور کوئی نماز ادا نہیں کی۔ جنگ کی
[illegible]
ساتھ ادا کیں۔

[illegible]
جہاں جس کے سینگ سمائے چل دئے۔

[illegible]

[illegible]

اس جنگ میں مسلمانوں نے جس بہادری ، جوش اور صبر و

[illegible]

ہے ۔ یہ سن کر حارث بن ہشام ، ضرار بن ازور اور جار

[illegible]

تھے اور منتظر رہتے تھے کہ کب دشمن کے سپاہی آکر اپنی

[illegible]

عبدالوہاب نجار) ۔

† الطبری جلد ۴ صفحہ [illegible] ۔

[illegible]
تھا کہ ہم لوگ شہادت حاصل کرنا نہیں چاہتے"۔

[illegible]
حصہ لیا تھا*۔

[illegible]
تھی۔

[illegible]

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۳۶۔

حضرت خالد نے اس کے فعل کی تعریف کی اور اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ خبر سن کر مسلمانوں کی ہمتیں پست نہ ہو جائیں ۔ جب
[illegible]
[illegible]
ان کی ماتحتی قبول کر لی۔

[illegible]
[illegible]
وہ کہتے ہیں:

ألم ترنا على اليرموك فزنا
لما فزنا بايام العراق
قتلنا الروم حتى ما تساوى
على اليرموك مفروق الوراق
فضضنا جمعهم لما استحالوا
على الواقوصة البتر الرقاق
غداة تهافتوا فيها فصاروا
إلى امر تعضل بالذواق*

[illegible]

*معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۳۸۹ ۔

ان کا انجام حد درجہ عبرت ناک ہوا۔ شکست اور نامرادی کے جو کڑوے گھونٹ انہوں نے پئے، ان کا بیان ہر کس و ناکس کے بس میں نہیں)۔

[illegible]

اس کا فائدہ یہ ہوا کہ دشمنوں کو مسلمانوں کی تعداد ان کی [illegible] آنے لگی اور وہ مسلمانوں سے [illegible]

[illegible] کرنے کا تجربہ موجودہ زمانے میں بھی اختیار کیا گیا، اور [illegible] انہیں بالآخر فتح اور کامرانی نصیب ہوئی۔

با ایں ہمہ ان دونوں حالتوں میں بڑا فرق ہے۔ جنگ [illegible]

[illegible] کو اپنایا جا رہا ہے (مترجم)۔

[illegible]

نادرۂ روزگار ہستی تھے اور مادر گیتی ان جیسا عظیم الشان فرزند
آج تک پیدا نہ کر سکی ؟ ۔

[illegible]

آنے سے اس کا پاؤں زخمی ہو گیا تھا ۔

[illegible]

حاصل ہوتا ہے جسے اللہ دے۔

[illegible]

[illegible]

لڑتے رہے جب تک اسے شکست نہ دے لی ۔

[illegible]

اس کی قدر نہ پہچانی ۔

[illegible]

[illegible]

کر دیا ۔ آپ کے سامنے صرف ایک ہی مقصد تھا اور ایک ہی مدعا اور وہ تھا دین کی خدمت اور امام کی اطاعت ۔ آپ فرمانا

[illegible]

محبت کرائی"* ۔

جو لوگ بڑے فخر سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جب

[illegible]

قوام دنیا میں سر بلندی اور کامیابی حاصل کر رہی ہیں ۔

[illegible]

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۳۷ ۔

نے ہاتھوں [illegible] اور جب حضرت خلیفہ المسلمین کی [illegible]
حاصل ہوئی۔ اب ہم تاریخ ایک نئے دور کے آغاز سے شروع
کرتے ہیں۔ یہ دور حضرت عمر کی خلافت اور حضرت خالد کی
معزولی سے شروع ہوتا ہے۔ اس باب میں ہم دیکھیں گے کہ
حضرت خالد نے اپنی وفات تک ایک سپاہی کی حیثیت سے
کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔

خراسان، حضرت عمر کے عہد میں

نہ سکیں۔

کا محاصرہ کئے پڑے رہے ۔

[illegible]

داخل ہوگئی۔

سردار ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔

[illegible]

[illegible] غنیمت قرار دیا گیا*۔

معرکۂ فحل

[illegible]

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۸۸۔

[illegible]
کی توقعات وابستہ تھیں ۔

[illegible]

رومیوں نے جب سنا کہ مسلمانوں کی فوجیں فحل پر حملہ [illegible]
ثابت ہوئیں ۔

[illegible]

قتل ہو گئی۔

لے کر حمص روانہ ہوئے۔

جنگ مرج الروم

تھوذر کے پیچھے روانہ کیا۔

البتہ شنس اپنی فوج کے ہمراہ ڈیرے ڈالے پڑا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں واقع ہوئی"۔

* الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۳ ۔

فتح حمص*

[illegible]

بیٹھیں اور جمع ہو کر مقابلہ نہ کر سکیں۔

[illegible]

قبضہ ہو گیا۔

* [illegible]

بنی ہے۔ (معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۳۰۴)۔

فتح حاضر

[illegible]

لشکر کا اکثر حصہ میدان جنگ میں کام آیا۔

[illegible]

فتح قنسرین

[illegible]

ہمارے پاس آثار لائے گا۔

[illegible]

واقع ہے۔ (معجم البلدان جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)۔

اہلِ قنسرین کو بالآخر اطاعت کے سوا اور کوئی چارہ کار [illegible]

اس شرط کو منظور فرما لیا اور حضرت خالد نے قبول کر معاہدہ [illegible]

[illegible]

فتح مرعش *

عموریہ کی فتح کے بعد حضرت معاویہ مرعش کی جانب روانہ ہوئے۔ اسے فتح کرنے کے بعد اس کے باشندوں کو جلا وطن کر دیا اور شہر کو منہدم کرا دیا۔ مرعش کی فتح کے بعد آپ نے حدث کا قلعہ فتح کیا†۔

فتوحات کا اختتام

اب حضرت عثمانؓ کے عہد کی فتوحات کے بیان سے فارغ ہو جاتے ہیں لیکن ایسے امور کا جاننا ضروری ہے جو ان فتوحات کی طرف سے [illegible] اسلام کی [illegible] تک آنکھ میں اٹھائی [illegible] بہت [illegible] روم کی سلطنتوں پر حملہ کرتے اور ایک وسیع [illegible] پر قبضہ ہو جانے کا سبب مسلمانوں کی [illegible] اتفاق، اطاعت، [illegible] کی سلامتی [illegible] ان کے [illegible] جنگی عزائم اور خدائی نصرت و امداد [illegible] بلکہ مسلمانوں کی فتح کا سبب محض اس وجہ سے [illegible] اسلامی حکومت داخلی انتشار میں مبتلا [illegible] نہیں۔ مسلمانوں نے اس داخلی انتشار سے [illegible] فائدہ اٹھایا اور [illegible] کامیابی حاصل کی۔

---

* مرعش ایک شہر، شام کی سرحدوں پر واقع ہے جو بلاد روم سے ملتی ہیں۔ (معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۳۰۵)۔

† تاریخ ابو الفداء جلد اول صفحہ ۱۶۰۔

[illegible]
منظم ہوتے تھے۔

[illegible]
چھپا دینا چاہتے ہیں۔

واقعات کی ترتیب اور ان کا زمانۂ وقوع

[illegible]

[illegible]

... [illegible] فتح دمشق بعد ازاں فتح حمص اور رجب ۱۵ھ میں جنگ
یرموک واقع ہوئی"۔

[illegible]

* [illegible]

† الیعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ ۔

[illegible]

کے بعد حضرت ابوعبیدہ حمص واپس آگئے"۔

[illegible]

کیونکہ :-

[illegible]

مجتمع کر دی گئی ہے۔

[illegible]

[illegible]

کے اس حصہ کے متعلق [illegible] ہوا [illegible] حضرت ابوعبیدہ [illegible] لکھا تھا ۔ نیز [illegible] دمشق کی جنگ [illegible] ہوئی [illegible] دشمن کی ایک [illegible] جمع تھی اور [illegible] دوسری طرف [illegible] تباہ و برباد کرنا ضروری تھا ۔

(۲) بلاذری نے دو معرکوں کا ذکر کیا ہے : [illegible] کی جنگ ، جس کے متعلق [illegible] لکھا ہے [illegible] جس کے دوران میں حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کی [illegible] ملی ۔ دوسری [illegible] کی جنگ ۔ [illegible] سب تاریخ کی [illegible] میں [illegible] شام سے [illegible] [illegible]

[illegible]

کچھ نہیں کہہ سکتے ۔

(۳) [illegible]

[illegible] ۱۵ ھ میں ۔

[illegible]
میں ہوئی ور جنگ اجنادین ۱۵ ھ میں۔

[illegible]
چند قابل ذکر امور کا بیان ضروری ہے۔

[illegible]

[illegible]
بعد میں۔

[illegible]
مقام ہے۔

[illegible]
فتح دمشق کے بعد۔ کیونکہ :۔

[illegible]

پوری طرح ختم [illegible] تھے۔ [illegible] میں [illegible]
[illegible] وغیرہ ایسے تھے جو [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] موجود [illegible]
کو مسلمانوں [illegible] لیا۔ [illegible] قیاس ہی [illegible]
رومی لشکر [illegible] کے [illegible] مسلمانوں [illegible]
لئے ایسے ہی [illegible] ان کے [illegible]
[illegible] آمد [illegible] سکتی [illegible]
[illegible] رومی [illegible]
سے مقابلہ کرنے کے لئے آگئے ہوں گے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیدا ہوگئی۔

حضرت خالد اور حضرت عمر

[illegible] ہو جائے۔

حضرت عمر کے اوصاف

(۱) [illegible] سے منحرف نہ کر سکتی تھی۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) آپ کا [illegible]

کا تجارتی نمائندہ ہوں"۔

[illegible]

حضرت خالد کے بعض اوصاف

[illegible]

مسلمانوں کا قائدہ نظر آتا تھا۔

[illegible]

اجازت ہونی چاہئے ۔

(۳) آپ کے [illegible]

[illegible]

(۴) آپ امیر آدمی تھے ، اس وجہ سے آپ کے مزاج میں قدرے سختی اور خشونت پیدا ہو گئی تھی ۔

اس [illegible]

[illegible] ٹکراؤ اور اختلاف کا ہونا ایسا عجیب نہیں ۔

رسول اللہ کے زمانے میں [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible] ہزار درہم دے دئے تھے ۔

[illegible]

سے ناراضی اور بالاخر آپ کی معزولی کا باعث بنے ۔

حضرت عمر کی حضرت خالد سے ناراضی کے اصل اسباب

ابن عساکر اور ابن [illegible] نے اس روایت [illegible] کا ذکر [illegible] کہ بچپن میں ایک دفعہ حضرت عمر اور حضرت خالد میں لڑائی ہو گئی جس میں حضرت خالد نے حضرت عمر کی پنڈلی توڑ ڈالی۔ اس واقعے سے حضرت عمر کے دل میں حضرت خالد کی طرف سے جو [illegible] پیدا ہوا وہ عمر بھر [illegible] گیا اور یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا کہ خالد کو معزول کر دیا۔

یہ درست ہے کہ بچپن میں ان دونوں میں جھگڑا ہو جاتا کرتا تھا اور یہی حضرت خالد نے ایک دفعہ حضرت عمر کی پنڈلی بھی توڑ دی تھی، لیکن اس کا اثر [illegible] تو وہ [illegible] [illegible] کہ حضرت عمر کے دل [illegible] حضرت خالد کے لیے [illegible] ہو گیا۔ [illegible] میں حضرت عمر کے دل [illegible] تب بھی اسلام لانے کے بعد اس واقعے کے اثرات [illegible] صورت میں [illegible] اور کوئی حقیقت [illegible] اسلام کی [illegible] ان ناہمواریوں کا علم [illegible] دی [illegible] اسلام [illegible] کے دلوں سے [illegible]

[illegible] ابن عساکر [illegible] صفحہ [illegible]؛ السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ [illegible]

[illegible]

مجتبیٰ بے حد محبوب تھو"۔

[illegible]

۳ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۰۔

لے آئے ہیں اور ان کے پاس حضرت صدیق کی [illegible]
ہوئی تصدیق بھی موجود تھی۔ ان دونوں کے [illegible]
کی برہمی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

(۲) حضرت خالد بعض اوقات حضرت صدیق کی رائے کے خلاف بھی [illegible] کر بیٹھتے تھے۔ حضرت عمر [illegible]
برداشت نہ کر سکتے تھے*۔

(۳) حضرت خالد، حضرت صدیق کو [illegible]
محصولات [illegible] لوگوں سے وصول [illegible]
[illegible] حضرت صدیق تو درگزر کر [illegible]
یہ چشم پوشی حضرت عمر سے بعید تھی۔

(۴) [illegible] حضرت خالد کی شخصیت [illegible]
تھے اور اسلامی افواج کو ان کی [illegible]
گئے تھے۔ عوام کا حضرت خالد پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سپہ سالار [illegible] حضرت عمر نے
[illegible] مختلف شہروں کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

* ابن عساکر صفحہ ۱۳۰ ۔ الاصابہ جلد اول صفحہ ۹۹ ۔

[illegible]

معزولی کب ہوئی؟

[illegible]

ہوئی ! -

[illegible]

---

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۲۰۶ -

! [illegible]

صفحہ ۱۲۱ -

! [illegible]

بھی یہی لکھتے ہیں -

[illegible]

روانہ کیا۔

[illegible] غور و فکر کرنے سے اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے۔

ٹھوس تاریخی شہادتیں

(۱) [illegible]

کیا گیا اور خالد بن ولید کو معزول کر دیا گیا *"۔

خبر اور حضرت ابو عبیدہ کی امارت کا حکم لایا † "۔

کی تیاریاں کر رہے تھے ۔ .... جب حضرت عمر نے

ایک قاصد کو شام کی جانب بھیجا ✿ "۔

* الطبری جلد ۴ صفحہ ۳۵ و ۳۶ و ۳۸ ۔

† ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ ۔

‡ معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۵۰۳ ۔

✿ السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ ۔

حضرت [illegible] حضرت [illegible]
ان کی [illegible] حضرت ابو عبیدہ [illegible] کے [illegible]
کے [illegible] [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

(٢) [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] صدیق کی وفات [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]

(٣) [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
کے بارے میں تھی۔"

* [illegible] ٥٦ - [illegible]
١٥٨ - ابن اثیر جلد ٢ صفحہ ٢٩٣ -
† یعقوبی جلد ٢ صفحہ ١٥٨ -
‡ ابن اثیر جلد ٢ صفحہ ٢٩٣ -

[illegible]

دوران ہی میں ماننی پڑے گی۔

[illegible]

سے بھی معزول کر دیا گیا۔

یہ واقعہ اس طرح ظہور پذیر ہوا کہ جب حضرت عمر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھی فرمایا تھا :

* صنعت فلم یصنه لصنعک صانع
وما یصنع الاقوام فالله یصنع †

[illegible]

* الطبری جلد ۶ صفحه ۲۰۵ - ابن عساکر صفحه ۴۱۰ -

† الطبری جلد صفحه ۲۰۶ -

ے اللہ تعالیٰ کرتا ہے) ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں مسلمانوں کا فائدہ بھی مضمر ہے ۔

معزولی کا اثر، حضرت خالد کے دل پر

اس معزولی سے حضرت خالد کے عزم و ارادہ اور قوت و [illegible]

* ابن عساکر صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ ۔

اس سے زیادہ تعریف اور کیا ہو سکتی ہے ۔

امراء کے دلوں پر معزولی کا اثر

ہو سکے ۔

لشکریوں کے دلوں پر معزولی کا اثر

[illegible]

زیادہ سرخروئی حاصل کر سکے۔

صحابہ کے دلوں پر معزولی کا اثر

[illegible]

سروں پر بدستور مسلط رہے۔

ناراضی اور اختلاف کا اختتام

[illegible]

محض دنیوی امور کی وجہ سے تھا۔ بعد میں حضرت عمر خود اپنے

[illegible]

ترحم کرے۔ مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اس تنگ دستی سے اتنا گزارہ کرتے ہوں گے"۔ اسی طرح جب حضرت خالد

[illegible]

تم مجھے نہایت عزیز اور محبوب ہو۔ آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا"۔

[illegible]

ہونے کا عہد بھی کیا۔

[illegible]

* ابن عساکر صفحہ ۱۷۳ و ۱۹۴۔

تلوار ہیں جسے اس نے مشرکوں پر مسلط کیا ہے*"۔

[illegible]
اللہ ان کی عمر اور لمبی کر دیتا†"

[illegible]
فرمایا :

[illegible]
شاعر کے یہ اشعار پڑھے :

[illegible]
اور وہ موت موت نہیں جس کے بعد انسان زندگانی جاودانی

* ابن عساکر صفحہ ۲۱۳۔

† ابن عساکر صفحہ ۲۱۳۔

حاصل کرلے۔''

جس طرح حضرت عمر اس رائے پر جو انہوں نے حضرت [illegible]

[illegible]

کہا ''آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میرا بھی یہی خیال ہے''

[illegible]

* ابن عساکر صفحہ ۲۱۶۔

[illegible]

صفحہ ۱۵ و ۱۶۔

[illegible]
سے بھی یکسر کافور ہوگئی"۔

[illegible]
مدد عمر بن الخطاب کے ذریعے ملی ش"۔

[illegible]
تا کہ وہ اس کا نفاذ کر سکیں!۔

[illegible]

---

* ابن عساکر صفحہ ۲۱۲۔

[illegible]

کہ جب ان کی باہمی غلط فہمیاں دور ہو گئیں تو انہوں نے [illegible]

[illegible]

تھی ۔

حضرت خالد رضہ کا دینی مرتبہ

اسلام لانے کے بعد حضرت خالد کی پوری جد و جہد اور [illegible] نابود کرنے کی خاطر صرف ہوتی رہی ۔ آپ نے اپنی جان اور [illegible]

* ابن عساکر صفحہ ۶۸۷ ۔ اسد الغابہ جلد ۲ ۔ ۱۰۳ ۔

لانے کے بعد وہ جنگوں اور جہاد میں مشغول ہو گئے اس لئے [illegible]

[illegible]

حصے سے محروم رکھا|‡ -"

[illegible]

نے احادیث لی ہیں|‡ -

---

* ابن عساکر صفحہ ۲۰۲ -

† الاصابہ جلد اول، صفحہ ۳۱۴ -

‡ [illegible]

بھی یہ نام درج ہیں -

٭ الطبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ ۔ ابن عساکر صفحہ ۲۰۹ ۔

[illegible]

ایک تھے ۔

حضرت خالد کے اوصاف و اخلاق

[illegible]

قطعی فیصلے کا درجہ رکھتے ہیں ۔

[illegible]

نے کافروں پر گرایا ہے۔"

[illegible]

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا "یہ اللہ کا تلوار نہیں کیا [illegible]
[illegible]
تھے جسے اس نے کفار اور منافقین پر کھینچا ہے[1]"۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اب عورتیں خالد جیسا بہادر پیدا کرنے سے عاجز ہیں[2]"۔

جب حضرت عمر نے حضرت خالد کو معزول کرنے پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوا ہے[3]۔

خود حضرت عمر نے قنسرین کی فتح کا حال سن کر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مردم شناس تھے[4]"۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

صفحہ ٢٨٦ -

[2] السیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ ١٥٦ -

[3] الطبری جلد ، صفحہ ٣٠ -

[4] [illegible]

سکے گی*"۔

حضرت عمرو بن العاص نے ایک مرتبہ [illegible]
حضرت خالد کے بارے میں [illegible] کی۔ آپ نے [illegible]
جنگ کی سوجھ بوجھ [illegible]
[illegible]
شیر کے مانند ہوتا ہے†"۔

[illegible] نے ان کے متعلق کہا ہے "[illegible]
کرنے میں کوئی شخص ان سے زیادہ [illegible]
امور میں کوئی شخص ان سے زیادہ [illegible]
معاملے میں [illegible]
نہیں سکتی‡"۔

[illegible] حضرت خالد کے متعلق [illegible]
اسلام [illegible] رسول [illegible] دوسرے [illegible]
درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے☼"۔

ان اقوال کی موجودگی میں حضرت خالد کی بہادری [illegible]
کی استعداد کی صحیح تصویر ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔

---

* ابن عساکر صفحہ ۲۱۰۔

† الیعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۔

‡ [illegible]
[illegible] حضرت خالد [illegible]
گئے تھے۔

☼ ابن عساکر صفحہ ۱۹۱۔ السیرۃ الحلبیہ [illegible]

آپ کی جنگی لیاقت

[illegible]

(باقی صفحہ ۳۱۸ پر)

[illegible]
بات آپ سے مخفی نہ رہ سکتی تھی۔

لشکر کے سپاہیوں سے آپ کا حسن سلوک

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۷)

[illegible]

(العقدالفرید جلد اول صفحہ ۳۰)۔

لے لڑنا چاہتا تھا۔ ان کا سبب یہ اعتقاد بھی تھا کہ خواہ [illegible]

[illegible]

... کر چلنے کے لئے تیار ہو گیا کہ آپ میں اللہ نے ہر قسم [illegible]

جائیں، وہ چلنے کے لئے تیار ہیں۔

[illegible]

دار و مدار خالد پر نہیں بلکہ خدا کی نصرت و تائید پر ہے۔

[illegible]

الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۴۰

قبول کیا ہے اور اللہ کی راہ میں [illegible]
[illegible] خیال رکھتے تھے اور [illegible]
[illegible] نہ کرتے تھے۔ [illegible]
مدد کا ظہور انہی لوگوں سے ہوتا تھا۔ اس [illegible]
دشمن، مثلاً جنگ [illegible] کے [illegible]
بدری صحابی کے [illegible] اور
جب انہوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جہاد سے عشق

[illegible]

طرح اونٹ جان دیتا ہے''۔

حضرت خالدؓ کے اہل و عیال

† انساب القریشیین جلد ۱ صفحہ ۳۳۲؛

‡ انساب القریشیین جلد ۱ صفحہ ۳۳۰۔

[illegible]
[illegible]
شام میں نہ رک سکے اور انہیں واپس کوفہ بھیج دیا ۔ یہ
[illegible]

اور معافی چاہی ۔

[illegible]

[illegible]

بن خالد کا مرثیہ پیش کیا۔ حضرت معاویہ کو یہ بات بہت

[illegible]

عبدالرحمٰن کے قتل کا بدلہ لے لیا*۔

[illegible]

کوئی بھی باقی نہ رہا۔ ایوب بن سعد مدینہ میں ان کے

* المعارف لابن قتیبہ صفحہ ۹۰۔

† ان کا نام ولید تھا لیکن رسول اللہ نے بدل کر عبداللہ

[illegible]

‡ اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۔

[illegible] کے وارث ہوئے"۔ مؤلف [illegible] الارب" لکھتے ہیں" حضرت [illegible] کی [illegible] ہو گئی۔ [illegible] [illegible] ان کی [illegible] [illegible] ان کی اولاد میں [illegible] [illegible] مؤلف کتاب صبح الاعشیٰ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] متفق ہیں۔

حضرت خالد کی وفات

حضرت خالد کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وفات متعین کرسکیں۔

(۱) طبری [illegible] ۲۱ھ میں حمص کے مقام پر وفات پائی‡۔

(۲) [illegible] [illegible] [illegible] ہوا تھا¤۔

[illegible]

* نہایۃ الارب جلد ۲ صفحہ ۳۵۶۔
† صبح الاعشیٰ جلد اول صفحہ ۳۵۸۔
‡ الطبری جلد ۴ (۲۱ھ کے واقعات)۔
¤ ابن عساکر صفحہ ۶۹۵۔

سرحد پر مقیم ہوگئے تھے ۔ آپ کے گھوڑے اور ہتھیار سب یہیں تھے ۔ حمص ہی میں آپ نے وفات پائی * "

(۴) ایک اور جگہ لکھتے " معزولی کے بعد حضرت خالد بن ولید مدینہ آئے اور حضرت عمر سے ملے ۔ وہاں سے وہ شام چلے گئے اور حمص میں مستقل طور پر مقیم ہوگئے ۔ اسی جگہ ۲۱ھ میں آپ نے وفات پائی † "۔

(۵) مؤلف کتاب اسدالغابہ لکھتے ہیں " آپ نے شام کے مقام حمص میں وفات پائی ۔ البتہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مدینہ میں ۲۱ھ میں ہوئی ‡ "۔

(۶) ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں" محمد بن سعد ، ابن نمیر اور چند لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ۲۱ھ میں حمص میں وفات پائی ۔ رحیم اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مدینہ میں وفات پائی ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات ۲۲ھ میں ہوئی "۔

(۷) ابن حجر اپنی دوسری کتاب "الاصابہ✿" میں لکھتے ہیں: "حضرت خالد بن ولید نے ۲۱ھ میں شہر حمص میں وفات پائی ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی لیکن اکثر لوگوں کا خیال یہی ہے کہ آپ کی وفات حمص میں ہوئی "۔

---

* ابن عساکر صفحہ ۱۲۷ ۔

† ابن عساکر صفحہ ۱۴۷

‡ اسدالغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ ۔

✿ الاصابہ جلد اول صفحہ ۱۰۰ ۔

(۸) بدرعینی* لکھتے ہیں ''حضرت خالد بن ولید نے ۲۱ھ میں حمص میں اپنے بستر پر وفات پائی ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے مدینہ میں وفات پائی لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے''۔

ان روایات پر غور کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے ۲۱ھ میں حمص کے مقام پر وفات پائی کیوں کہ ان روایات میں سے بعض میں سرے سے مدینہ کا ذکر ہے ہی نہیں ۔ اسی طرح بعض میں ۲۲ھ کا بھی ذکر نہیں۔ ۲۲ھ میں آپ کی وفات کا ذکر کرنے والوں نے بھی جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان میں شک کا پہلو زیادہ نمایاں ہے ۔ اس لئے ہم یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ آپ کی وفات ۲۱ھ میں حمص کے مقام پر ہوئی ۔

اللہ حضرت خالد بن ولید پر اپنی رحمتیں اور برکات نازل فرمائے ۔ آپ نے اسلام کی خاطر جو خدمات سرانجام دیں وہ ایسی ہیں کہ بھلائی نہیں جاسکتیں ۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے واقعات پر غور کرے اور اپنے میں بھی وہی صفات پیدا کرے جو حضرت خالد میں تھیں ۔ کیوں کہ اسلام اور مسلمانوں کی زندگی انہی صفات کو اختیار کرنے میں مضمر ہے ۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

---

* شرح بخاری از علامہ عینی جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۵ ۔

ماخذ کتاب

	ماخذ	مؤلف	مؤلف کی تاریخ وفات
(۱)	المغازی	واقدی	۲۰۷ھ
(۲)	فتوح الشام	واقدی	۲۰۷ھ
(۳)	السیرۃ النبویہ	ابن ہشام	۲۱۳ھ
(۴)	الطبقات الکبریٰ	ابن سعد	۲۳۰ھ
(۵)	المعارف	ابن قتیبہ	۲۷۰ھ
(۶)	فتوح البلدان	بلاذری	۲۷۹ھ
(۷)	انساب الاشراف	بلاذری	۲۷۹ھ
(۸)	تاریخ الیعقوبی	احمد بن یعقوب	۲۸۲ھ
(۹)	تاریخ الامم و الملوک	طبری	۳۱۰ھ
(۱۰)	جامع البیان فی تفسیر القرآن	طبری	۳۱۰ھ
(۱۱)	العقد الفرید	قرطبی	۳۲۸ھ
(۱۲)	الاغانی	اصفہانی	۳۵۶ھ
(۱۳)	انساب القرشیین	مقدسی	۳۸۷ھ
(۱۴)	الاستیعاب	ابن عبدالبر	۴۶۳ھ
(۱۵)	تاریخ مدینۃ دمشق	ابن عساکر	۵۷۱ھ
(۱۶)	معجم البلدان	یاقوت حموی	۶۲۶ھ
(۱۷)	الکامل	ابن اثیر	۶۳۰ھ
(۱۸)	اسدالغابہ	ابن اثیر	۶۳۰ھ

ماخذ	مؤلف	مؤلف کی تاریخ وفات
(۱۹) المختصر فی اخبار البشر	ابو الفداء	۷۳۲ھ
(۲۰) تفسیر ابن کثیر	عماد الدین اسماعیل بن کثیر	۷۷۴ھ
(۲۱) الاصابہ	ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
(۲۲) تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
(۲۳) شرح البخاری	علامہ عینی	۸۵۵ھ
(۲۴) الخمیس فی احوال أنفس نفیس	دیار بکری	۹۶۶ھ
(۲۵) السیرۃ الحلبیہ	ابن برہان الدین حلبی	۱۰۴۴ھ

مندرجہ بالا اہم ماخذوں کے علاوہ ہم نے اس کتاب کی تالیف میں اور بھی کئی کتابوں سے مدد لی ہے جن میں موجودہ عربی مؤرخین اور مستشرقین کی تصانیف شامل ہیں لیکن چونکہ ان کے ماخذ بھی مندرجہ بالا کتابیں ہی ہیں اس لئے ہم نے ان کا ذکر غیر ضروری سمجھا۔

ابو زید شلبی